ارشاد باری تعالیٰ

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ
نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ
اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ○
(اعراف:201)

(ترجمہ) اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

28 ربیع الثانی 1444 ہجری قمری ● 24 نبوت 1401 ہجری شمسی ● 24 نومبر 2022ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 نومبر 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے

میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے

گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے

مَیں التزاماً اپنے نفس کیلئے، پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے، پھر اپنے بچوں کیلئے، پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں دعائیں کرتا ہوں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

بچوں کو مارنا شرک میں داخل ہے

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:

’’میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا ہو اور پورا متحمل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے، کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کیلئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

حضور کی چند دعائیں

فرمایا: میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اوّل اپنے نفس کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اسکی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا فرمائے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

تربیت اولاد

فرمایا: ’’حرام ہے مشیخی کی گدی پر بیٹھنا اور پیر بننا اس شخص کو جو ایک منٹ بھی اپنے متوسلین سے غافل رہے۔ فرمایا: ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے۔ آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو، اسے یکلخت موقوف کر دو۔ فرمایا: ہم تو اپنے بچوں کیلئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 420، مطبوعہ قادیان 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ دینے، صلہ رحمی کرنے اور مال خرچ کرنے کی فضیلت

(1436) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: مَیں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ کو وہ باتیں معلوم ہی ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں جاہلیت میں گناہ کا ازالہ کیا کرتا تھا۔ یعنی صدقہ دینا یا غلام آزاد کرنا یا صلہ رحمی کرنا۔ کیا ان میں بھی کوئی ثواب ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام میں اُنہیں نیکیوں کی وجہ سے تو داخل ہوئے ہو جو پہلے ہوئی تھیں۔

(1443) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جنہوں نے دولوہے کے جُبّے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں اور جو خرچ کرنے والا ہوتا ہے جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے وہ جبہ اسکے بدن پر پھیلتا جاتا ہے یا (فرمایا:) اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ اسکی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور اسکے پاؤں کا نشان مٹاتا ہے اور بخیل جو ہے تو وہ جس وقت بھی خرچ کرنا نہیں چاہتا تو ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الزکاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

- اداریہ
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 4 نومبر 2022ء (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
- نماز جنازہ حاضر و غائب
- خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب
- اعلان وصایا
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

127 واں جلسہ سالانہ قادیان 23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

مسجد بیت الاکرام (ڈیلس) کے افتتاح کے سلسلہ میں تقریب اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے اور آپ سے ملاقات کے بعد غیر از جماعت مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

6/اکتوبر 2022ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر ''مسجد بیت الاکرام'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اس تمام ڈاک، خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ سے بھی روزانہ بڑی تعداد میں احباب جماعت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ حضور انور یہ خطوط بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 بجکر 30 منٹ پر ''مسجد بیت الاکرام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی و گروپ ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 24 فیملیز اور 2 گروپس افغانی اور مارشلیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 192 تھی۔

آج ملاقات کرنے والے یہ احباب، فیملیز Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں

Chicago	Kentucky
Fort Worth	Bay Point
Alabama	Tulsa
Los Angeles	Georgia
Las Vegas	Houston
Sacramento	–

سے آئے تھے۔

آج بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے طویل سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ شکاگو سے آنے والے 904 میل، لاس ویگاس سے آنے والے 1221 میل، لاس اینجلیز سے آنے والے احباب اور فیملیز 1433 میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے جبکہ Bay Point سے آنے والے احباب اور فیملیز 1712 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

آج پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بھی ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے۔ کتنے ہی خوش نصیب، خوش قسمت یہ لوگ تھے جن کو خلیفۃ المسیح کے قرب کی یہ چند ساعتیں نصیب ہوئیں۔ یہی چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی نسلیں بھی اور ان کے وہ بچے بھی جو والدین کے ساتھ آئے تھے، بڑے ہو کر اس وقت کو یاد کیا کریں گے۔

ڈیلاس (Dallas) جماعت کے ایک ممبر طاہر وڑائچ صاحب جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ مجھے جو دلی سکون ملا ہے میرے دل کو جو اطمینان حاصل ہوا ہے میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مَیں نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں مانگیں۔ مجھے اب اَور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا۔

ایک دوست اوّاب منظور باجوہ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک الٰہی نور ہے جسے آپ ٹی وی پر اُس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ آپ اِس نور کو صرف ذاتی طور پر دیکھ سکتے ہیں۔

جماعت Bay Point سے ایک دوست فرید احمد 1712 میل کا طویل ترین سفر کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے آئے تھے۔ جب ان سے ملاقات کا احوال دریافت کیا تو رونے لگ گئے۔ بات ہی نہیں کر سکتے تھے۔ بس یہ کہتے کہتے چلے گئے کہ اس چہرہ میں سچائی ہے۔ اس چہرہ میں تقویٰ ہے، اس چہرہ میں نور ہے۔

ایک دوست شریف Olekesh Ajala صاحب جماعت ڈیلاس سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے فخر ہے کہ میں امریکہ آ کر اپنے خلیفہ سے ملا ہوں۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ میرے ملک کے زیادہ تر لوگوں کو یہ موقع کبھی نہیں ملے گا۔

Alabama جماعت سے آنے والے ایک دوست حماد احمد خان صاحب نے کہا کہ میں راحت اور خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ان کی بیٹی ساتھ تھی وہ shock میں تھی اور ایک بات بھی نہ کر سکی۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم سعادت عطا فرمائی تھی۔

جماعت Dallas سے ایک دوست Suliat Ope Yemi صاحب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئے تو کہنے لگے میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی جماعت سے اور خلیفہ سے عزت بخشی ہے۔ ہمارے جانے سے قبل ہی حضور انور کو پتا چل گیا تھا کہ ہم نائیجیریا سے آئے ہیں اور ہم یوروبا (Yoruba) ہیں۔ ہم نے کوئی لفظ ہی ادا نہیں کیا تھا لیکن حضور کو سب معلوم تھا۔ حضور کو یہ بھی معلوم تھا کہ ہم افریقہ میں کہاں سے، کس جگہ سے ہیں۔

ایک نوجوان رضوان احمد خان صاحب جب ملاقات کر کے باہر آئے تو ان سے بات ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ان کی رونے والی حالت تھی۔ کہنے لگے کہ میں نے حضور سے پوچھا کہ میں خدا کے بارہ میں اپنے شک کو کیسے دور کروں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے وجود کو ظاہر کرنے کی دعا کریں۔

ایک صاحب جری اللہ خان صاحب جماعت ڈیلاس (Dallas) سے آئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلافت احمدیہ میری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ آج یہ میری زندگی کی بہترین ملاقات تھی۔ میں اپنے بچوں کے ساتھ تھا اور میرے بچوں نے ہی اکثر بات کی۔ میں بس چاہتا ہوں کہ میرے بچے خلافت اور خدا کے قریب ہو جائیں۔

ایک خاتون عائشہ مبشر صاحبہ جماعت Kentucky سے آئی تھیں۔ ملاقات کر کے باہر آئیں تو رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور انور نے میری فیملی کے بارہ میں پوچھا۔ میرے بچوں کیلئے دعا کی۔ میں تو دعائیں لے کر آئی ہوں۔

جماعت Houston سے آنے والے ایک دوست شاہ غالب صاحب نے کہا میری اپنے روحانی والد سے ملاقات ہوئی۔ مجھے اور کیا چاہیے۔ خلیفہ وقت کی صحبت سے دل تسکین سے بھر جاتا ہے اور دل منور ہو جاتا ہے۔

طوبیٰ ملک صاحبہ جماعت Dallas سے آئی تھیں۔ یہ جب باہر آئیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ کہنے لگیں میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ آج یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے اور خدا تعالیٰ کے محبوب بندہ سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

نصرت ملک صاحبہ بھی جماعت Dallas سے ملاقات کیلئے آئی تھیں۔ یہ بھی رو رہی تھیں۔ کہنے لگیں حضور انور ہماری اِس جماعت سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اتنی دور سے آ کر ہمیں وقت عطا فرما رہے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔

افغانستان سے آنے والی خواتین اور بچیوں پر مشتمل ایک گروپ نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کے دوران ان خواتین اور بچیوں نے اپنی مقامی پشتو زبان میں خوش الحانی کے ساتھ ایک نظم پیش کی۔ اس نظم کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

حضور تشریف لائے اور روشنی چاند جیسی ہوگئی
ہم دن گن رہے تھے اور دن خوشیوں والے آ گئے
آنکھیں شمع کی طرح ایمان و اخلاص سے بھر گئیں
ہر ایک کیلئے دعا تیز بارش جیسی ہوگئی
ہم خلیفہ کے ہوگئے اور خلیفہ ہمارا ہوگیا
ایسی اپنائیت ہماری اور ہمارے آقا کے دلوں کی ہوگئی

آج ساؤتھ پیسفک کے جزائر ملک مارشل آئی لینڈ (Marshal Islands) سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کے گروپ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ گروپ 7/افراد پر مشتمل تھا جن میں چار مرد حضرات، دو خواتین اور ایک بچہ شامل تھا۔

مارشلیز قوم سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ Arkansas سٹیٹ کے شہر Springdale میں آباد ہیں۔ یہ 330 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے Dallas پہنچے تھے۔

ملاقات کے بعد ان سبھی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی تھی اور ہمارے لیے بولنا مشکل ہو گیا تھا۔

ایک دوست Luke Zackious صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میں جو ہمیں حضور کا قرب حاصل ہوا۔ یہ میرے لیے ایک خاص لمحہ تھا۔

ایک خادم Romeo Tanson نے کہا کہ یہ میری حضور انور سے دوسری مرتبہ ملاقات تھی اور میرے لیے ایک خاص یاد ہے۔ یہ ملاقات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ میں جب بھی کبھی ڈیلاس آؤں گا تو خاص طور پر یہ ملاقات مجھے یاد آیا کرے گی۔

ایک خاتون Jenila John صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جیسے ہی حضور انور کے دفتر گئی تو صرف حضور انور کے چہرہ کو ہی دیکھتی رہی کہ کتنا نورانی چہرہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8:30 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مالی قربانی کرنے والوں کو اپنی روحانی حالتوں کی طرف بھی نظر رکھنے کی بہت ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حقیقی وارث ٹھہریں گے

تحریک جدید کے اٹھاسیویں 88 سال کے کامیاب اور بابرکت اختتام اور نواسیویں 89 سال کے آغاز کا اعلان

اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 16.4 ملین پاؤنڈز کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے گیارہ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ دین کی خاطر تم جو قربانیاں کرتے ہو، اپنا مال خرچ کرتے ہو،
اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انعامات سے نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ قرض نہیں رکھتا

آج دینی اغراض کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
غلامِ صادق کو بھیجا ہے اور آپؑ کے ذریعہ آج دنیا میں تبلیغ اسلام اور خدمت انسانیت کا کام ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں تقریباً ہر جگہ لجنہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنا حصہ چندوں میں ادا کرتی ہے اور کسی سے پیچھے نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نہ امیروں سے ادھار رکھتا ہے نہ غریبوں سے، ہر ایک کو اس کے مطابق نوازتا ہے

اس سال بھی جماعت جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں اول نمبر پر ہے

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان

شعبہ تاریخ احمدیت جماعت یوکے کی ویب سائٹ (www.history.ahmadiyya.uk) کا اجرا

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 نومبر 2022ء بمطابق 4 نبوت 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج نومبر کا پہلا جمعہ ہے اور حسبِ طریق نومبر کے پہلے جمعہ میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گذشتہ سال میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی بارش برسائی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سو اس حوالے سے آج میں کچھ کہوں گا۔ سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہر کام کو چلانے کیلئے، اس کے اخراجات پورے کرنے کیلئے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر نبی نے اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے مال کی تحریک کی۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 233، ایڈیشن 1984ء) اور قرآنِ کریم میں بھی مختلف زاویوں اور پیرائے میں مومنوں کو مال کی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ دین کی خاطر تم جو قربانیاں کرتے ہو، اپنا مال خرچ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرض نہیں رکھتا۔

مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کہ وہ کس طرح نوازتا ہے، کس قدر نوازتا ہے فرمایا کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (البقرہ: 262) یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس یہ ہے مثال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومنوں کی کہ جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے قرض نہیں رکھتا بلکہ انہیں اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازتا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دین کی اشاعت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اور آپؑ کے ماننے والوں کے ذمہ بھی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ اشاعتِ دین کیلئے، اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کیلئے، دنیا کو خدائے واحد کے حضور جھکانے کیلئے اپنا فرض ادا کریں اور اگر وہ خالص ہو کر ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث ٹھہریں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز، روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی تضعیف الذکر فی سبیل اللہ عزوجل، حدیث 2498) یعنی مالی قربانیاں جو تم کرتے ہو ان کے ساتھ یہ چیزیں بھی ضروری ہیں۔ پس اس حدیث میں ایک حقیقی مومن کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے کہ ایک مومن کو یہی نہیں سمجھنا چاہیے کہ صرف مالی قربانی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کو وہ کہے کہ میں نے تو اتنی مالی قربانی کی اور اپنے فرمان کے مطابق مجھے اب سات سو گنا بڑھا کر دے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے، اپنے نفس کی حالت کو بھی بہتر کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو بھی تر رکھنا ہوگا۔ لغویات سے پرہیز کرنا ہوگا اور خالص ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مالی قربانی بھی کرنی ہو گی پھر اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے کہ بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

بسا اوقات اللہ تعالیٰ ہمارے تھوڑے سے عملوں کو بھی قبول فرماتے ہوئے اس طرح نوازتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ اس طرح نوازے اور اس سے پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بڑھتا ہے۔ اس کی باتوں پر یقین پہلے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن یہ بہرحال انسان کی کوشش ہونی چاہیے کہ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ میں نے اتنی قربانی کی ہے اور باقی عمل نہیں بھی ہیں تو ضرور اللہ تعالیٰ مجھے انعامات سے نوازے گا۔ پس مالی قربانی کرنے والوں کو اپنی روحانی حالتوں کی طرف بھی نظر رکھنے کی بہت ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حقیقی وارث ٹھہریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ حقیقی مومنوں کو نوازتا رہا ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں جماعت میں موجود ہیں۔ پہلوں کی مثالیں صرف ہم نہیں دیتے۔ پہلوں کی مثالیں بھی ہیں کہ کس طرح ان کو یقین ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نوازے گا اور موجودہ زمانے کی مثالیں بھی ہیں۔

پرانے زمانے میں، پہلوں کی مثالوں میں حضرت رابعہ بصریؒ کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ کیا توکّل تھا ان کا! ایک دفعہ گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ بیس مہمان آ گئے اور گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے ملازمہ کو کہا کہ یہ دو روٹیاں بھی جا کر کسی غریب کو دے آؤ۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل کا بھی ایک عجیب انداز ہے۔ ملازمہ بڑی پریشان ہوئی اور اس نے خیال کیا کہ یہ نیک لوگ بھی عجیب بیوقوف ہوتے ہیں۔ گھر مہمان آئے ہوئے ہیں، جو تھوڑی بہت روٹی ہے یہ کہتی ہیں کہ غریبوں میں بانٹ آؤ۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی، جانے لگی تھی یاد دے آئی تھی تو

تھوڑی دیر کے بعد باہر سے آواز آئی اور ایک عورت آئی۔ کسی امیر عورت نے اسے بھیجا تھا۔ وہ اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی تھی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے اسے واپس کر دیں کہ یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ آپ رکھ لیں۔ حضرت رابعہ بصری نے کہا کہ نہیں۔ اس نے بڑا زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں! یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ رکھ لیں۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد ہمسائی جو امیر عورت تھی اس نے اپنی ملازمہ کو آواز دی کہ تم کہاں چلی گئی ہو۔ رابعہ بصری کے ہاں تو بیس روٹیاں لے کر جانی تھیں۔ یہ ان کی نہیں ہیں، یہ تو میں نے کسی اَور کو بھیجی تھیں۔ رابعہ بصری کہتی ہیں کہ میں نے جو دو روٹیاں بھیجی تھیں تو اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ وہ دس گنا کر کے مجھے بھیج دے گا۔

تو دو کے بدلے میں بیس آنی چاہیے تھیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اور قرآنِ کریم کی مختلف آیات کا حوالہ بھی آپ نے دیا۔ حوالہ دیتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ بعض مقام پر ایک کے بدلے میں دس اور بعض میں ایک کے بدلے میں سات سو کا ذکر ہے اور یہ بدلہ نیکی کے موقع اور محل کے مطابق ہے۔ یعنی نیکی کس موقع پر کس طرح کی جا رہی ہے اور کتنی قربانی کی جا رہی ہے۔ قربانی کرنے والا کس حد تک قربانی کر رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے جیسا کہ میں نے کہا حضرت رابعہ بصریؒ کا یہ واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے لیکن تم لوگ اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے کی نیت سے ہر وقت یہ نہ کرتے رہو۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان، جلد اول، صفحہ 420-421) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے کی نیت سے یہ کرنا شروع کر دو۔ ہاں اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر کبھی اس طرح قربانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ نوازے گا بھی۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دیتے ہیں وہ حقیقی قربانی کرنے والے ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ کی مثال گو ذاتی مہمانوں کی لگتی ہے لیکن ان کے پاس بھی لوگ دین کی غرض کیلئے آتے تھے۔ بہرحال آج دینی اغراض کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے اور آپؑ کے ذریعہ آج دنیا میں تبلیغ اسلام اور خدمت انسانیت کا کام ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر سال کئی ملین پاؤنڈز اشاعت لٹریچر میں، مساجد کی تعمیر میں، مشن ہاؤسز کی تعمیر میں اور دوسرے منصوبوں پر خرچ کرتی ہے۔ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک کی اکثر رقم افریقہ اور بھارت اور دوسرے غریب ملکوں میں خرچ ہوتی ہے۔ اپنے ملکوں کے اخراجات کے علاوہ جو یہ لوگ اپنے ملکوں میں ان مقاصد کیلئے خرچ کر رہے ہیں اور جتنی وسعت اب کاموں میں ہو چکی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ افراد جماعت قربانیوں میں بڑھتے ہوئے ان اخراجات کو بھی باوجود معاشی حالات کے خراب ہونے کے پورا کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ آج بھی ان کو اپنے سلوک کے نظارے دکھاتا ہے کہ کس طرح وہ ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے۔

غریب ملکوں میں رہنے والوں کو بھی اور امیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی، ہر ایک کو اپنے اپنے تجربات ہوتے ہیں جو اپنی ضروریات کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت میں چند واقعات بھی پیش کر دیتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں سے سلوک فرماتا ہے اور مخلصین بھی کس جذبے کے ساتھ اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

نومبائعین، جن کو احمدی ہوئے، اسلام قبول کیے، تھوڑا عرصہ ہوا ہے ان میں بھی مالی قربانی کی طرف خودبخود توجہ پیدا ہو رہی ہے اور اس لیے کہ ان کو اس مالی قربانی کی روح کی سمجھ آ گئی ہے۔

لائبیریا سے لوکل معلم محمد جانسن ہیں۔ یہ پہلے عیسائی تھے، مسلمان ہوئے، معلم بنے۔ کہتے ہیں ہماری کاؤنٹی میں چند ماہ قبل ایک گاؤں میں تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں جماعت کا پودا لگا اور اس گاؤں کے افراد نے امام سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور وہاں کوئی باقاعدہ سڑک بھی نہیں جاتی۔ بارشوں کی وجہ سے وہاں پہنچنا بھی مشکل تھا۔ تحریکِ جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلہ میں کہتے ہیں کہ اس گاؤں کو ہم نے خود جان بوجھ کر نظرانداز کر دیا کہ آئندہ سال ان کو تحریک کریں گے اور تحریکِ جدید میں شامل کریں گے۔ ایک تو یہ بالکل نئے احمدی تھے، راستہ بھی دشوار تھا، گاؤں بھی چھوٹا سا تھا۔ کہتے ہیں ایک دن گاؤں کے امام ابوبُوکائی (Bokai) صاحب اچانک ٹب مین برگ مشن ہاؤس پہنچ گئے اور آتے ہی کچھ پیسے دیے کہ جماعت کے اکیس افراد کا تحریکِ جدید کا چندہ ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ آپ کو تو تحریک نہیں کی گئی تھی تو انہوں نے بتایا کہ میں ریڈیو پر جماعت کے پروگرام باقاعدہ سنتا ہوں اور گذشتہ ہفتہ جب آپ نے ریڈیو پروگرام میں تحریکِ جدید کا تعارف کروایا اور اسکی اہمیت بیان کی تو میں نے یہ بات اپنی جماعت کے سامنے رکھی۔ اس پر افراد نے یہ چندہ دیا تو اس طرح خودبخود اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ڈالتا ہے، احساس پیدا کر رہا ہے، قربانی کی روح پیدا کر رہا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ ایک گاؤں میں تحریکِ جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ تمام افراد نومبائعین ہیں۔ ایک ستاون سالہ بوڑھی عورت سسٹر فاتو نے دو سو ڈلاسی (Dalasi) نکال کر چندہ میں ادا کر دیا۔ یہ وہاں کی کرنسی ہے۔ خاتون کہنے لگیں کہ یہ واحد راستہ ہے جس سے کوئی بھی سچے اسلام احمدیت کے پیغام کو پھیلا سکتا ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ آخری رقم تھی جو اس نے اپنے خاندان کیلئے کھانا خریدنے کیلئے رکھی ہوئی تھی۔ یہ نہیں کہ وہ امیر عورت تھی۔ دو سو ڈلاسی رقم دی اور کہا کہ اس لیے دے رہی ہوں کہ اسلام کی تبلیغ کرنے کیلئے اس رقم کی ضرورت ہے۔ میں اپنی بھوک قربان کرتی ہوں اور یہ رقم دے رہی ہوں۔ کہتے ہیں ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان کا بیٹا جو سوئٹزرلینڈ میں ہے، اس کا فون آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے بارہ ہزار دو سو ڈلاسی بھیجے ہیں۔ اس پر اس خاتون نے مجمع میں روتے ہوئے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہم پر فضل کیا ہے۔ کہنے لگی کہ اب میں اور زیادہ چندہ ادا کروں گی۔ وہاں موجود لوگ بھی حیران تھے۔ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا بیٹا رابطہ نہیں کر رہا تھا، ماں کو پوچھ نہیں رہا تھا۔ ماں کا مالی لحاظ سے برا حال تھا لیکن اسی موقع پر ایسا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ فون آیا اور ساتھ ہی رقم آئی۔ اس پر واقعی لوگوں پر اثر ہوا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور سب نے یہ عہد کیا کہ ہم مرتے دم تک احمدی رہیں گے۔

تنزانیہ کے شمال مغرب میں واقع گیٹا (Geita) ریجن کی ایک جماعت ہے۔ وہاں کے معلم نے لکھا کہ عبداللہ صاحب ایک خادم ہیں۔ چند ماہ قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ ایک دن انہوں نے خطبہ جمعہ میں چندہ تحریکِ جدید کے بارے میں سنا۔ انہیں علم ہوا کہ یہ چندہ کی وصولی کا آخری مہینہ ہے اور ہر احمدی کو جو کچھ بھی توفیق رکھتا ہے اس کو برکت کی خاطر اس میں شامل ہونا چاہیے۔ عبداللہ صاحب کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگلے دن شام تک وہ ضرور کچھ نہ کچھ رقم چندہ تحریکِ جدید میں ادا کر دیں گے۔ اگلے دن وہ کام کی تلاش میں نکلے۔ ایک شخص کو زمین کی کاشت کرنے کیلئے آدمی کی ضرورت تھی اور عبداللہ صاحب کو انہوں نے کام دے دیا اور انہوں نے سارا دن بڑی محنت سے جو بھی کام ذمہ لگایا تھا وہ شاید عام حالات میں دو دن میں مکمل کرتے لیکن انہوں نے شام تک مکمل کر لیا اور جو رقم ملی وہ لے کر چندہ تحریکِ جدید ادا کرنے کیلئے پہنچ گئے۔ یہ واقعہ سنا کر خود ہی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے میری نیت میں برکت رکھی اور محض اپنے فضل سے مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ احساس بھی ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔

آسٹریلیا کے قریب سولومن آئی لینڈ ایک جزیرہ ہے۔ آسٹریلیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ سولومن آئی لینڈ کے دورے کے دوران تربیتی اور تبلیغی، انتظامی پروگراموں کے علاوہ تحریکِ جدید کے اختتام کی نسبت سے احباب کو چندے کی تحریک کی گئی، توجہ دلائی گئی تو وہاں ایک خاتون ہیں۔ ان کے خاوند غیر مسلم ہیں۔ دونوں پولٹری فارم چلاتے ہیں۔ سیکرٹری تحریکِ جدید جب ان کے گھر گئے چندہ کی یاددہانی کے لیے تو گھر پہ نہیں تھیں۔ ان کے بچوں نے جو تھوڑی بہت رقم ان کے پاس تھی وہ ادا کر دی۔ خاتون واپس جب گھر آئیں تو بچوں نے بتایا کہ اس طرح سیکرٹری تحریکِ جدید آئے تھے۔ وہ فوراً سیکرٹری کے گھر گئیں اور ایک ہزار ڈالر چندہ تحریکِ جدید میں ادا کر دیا جس پر سیکرٹری صاحب نے انہیں کہا کہ میں نے تو سب دوستوں سے چندہ وصول کر لیا۔ لسٹ تیار کر کے دے آیا ہوں تو اگلے سال میں یہ چندہ ڈال لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے اپنے خدا سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس سال اتنا دینا ہے تو یہ اسی سال میں شمار کریں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر دوبارہ نئی لسٹ تیار کی گئی اور راتوں رات اس کی اطلاع مرکز کو دی۔

پھر اللہ تعالیٰ کس طرح کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے اس کے بھی نظارے نظر آتے ہیں۔

گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہاں ایک جگہ کافیلیا (Kafilya) ہے۔ مشنری نے وہاں خطبہ میں تحریکِ جدید کے حوالے سے توجہ دلائی۔ پھر انفرادی طور پر گھروں کا بھی دورہ کیا۔ ایک نوجوان محمد سِلا (Sylla) صاحب ملے اور انہیں چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جس پر انہوں نے اسی وقت اپنی جیب سے دس ہزار گنی فرانک (Guinean Franc) نکال کر تحریکِ جدید کی مدّ میں ادا کر دیے اور ساتھ ہی کہا کہ یہ میرے پاس موجود تھی جس سے میں نے دوپہر اور رات کا کھانا خریدنا تھا لیکن میں آج اللہ اور اس کی رضا کی خاطر بھوکا رہ لوں گا اور اس واقعہ کے چار دن بعد اس نوجوان کا مشنری کو فون آیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قربانی قبول کر لی ہے۔ کہتے ہیں میں نے ایک mining کمپنی میں ڈرائیور کی جاب کیلئے انٹرویو دیا ہوا تھا اور یہاں اللہ کے فضل سے مجھے ساڑھے پانچ ملین گنی فرانک ماہانا تنخواہ پر پانچ سال کا contract مل گیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے کئی ہزار گنا بڑھا کر مجھے عطا فرمایا۔ سال کا چندہ تو انہوں نے دس ہزار دیا تھا لیکن اضافہ جو سال میں ہوا وہ سات سو گنا

ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ

(الانعام:2)

ترجمہ: تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔

طالب دعا: بی۔ایم۔خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰہِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ ؕ (الانعام:13)

ترجمہ: پوچھ کہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟

کہہ دے کہ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت فرض کر رکھی ہے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

سے بڑھا کر چھ ہزار چھ سو گنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں چاہتا ہوں تو اس سے بڑھا کر بھی دے دیتا ہوں تو یہاں اس سے بھی بڑھا کر دینے کا نظارہ ہے۔

پھر نائیجر کی صدر لجنہ لکھتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ نائیجر کی پہلی سہ روزہ نیشنل تربیتی کلاس کے انعقاد کا موقع ملا۔ بہت ساری خواتین نے شرکت کی۔ اس میں عمومی طور پر تحریکِ جدید کے حوالے سے بھی توجہ دلائی گئی کہ سال ختم ہونے میں کچھ عرصہ رہتا ہے۔ وعدہ ادا کرنے کی کوشش کریں جتنی جلدی کرسکتی ہیں۔ لیکن کہتی ہیں اسی وقت لجنہ نے چندہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ ان کو کہا بھی کہ ابھی تو صرف تحریک تھی، وقت ہے ابھی۔ انہوں نے کہا نہیں ہم ابھی دیں گی۔ ان کی دیکھا دیکھی دوسری خواتین بھی آگے آئیں۔ انہوں نے مالی قربانی پیش کی اور ایک بڑی رقم جمع ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں تقریباً ہر جگہ لجنہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنا حصہ چندوں میں ادا کرتی ہے اور کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ بعض ملکوں میں تو بعض دفعہ خدام اور انصار کو توجہ دلانی پڑتی ہے کہ لجنہ قربانی میں بڑھ گئی ہے۔ آپ لوگ بھی اس کے مطابق ادا کریں۔

سینٹ پیٹرز برگ رشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ارسان بیک صاحب کا تعلق رشیا کی ایک ریاست سے ہے۔ گذشتہ سال مَیں نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا جو اعلان کیا تھا تو ارسان صاحب نے کہا کہ وہ تحریکِ جدید میں ایک ہزار روبل (Rouble) کی قربانی پیش کرتے ہیں اور انہوں نے گذشتہ سال کی تھی۔ اب انہوں نے کہا اس سال میں دس ہزار روبل کا وعدہ کرتا ہوں اور پھر اپنے بزنس کے بارے میں کہا کہ وہ شروع کرنے والے ہیں۔ تو بہر حال انہوں نے جولائی میں اپنا دس ہزار روبل کا وعدہ مکمل کر دیا۔ رشیا کے حالات بھی یوکرین جنگ کی وجہ سے تنگ ہیں اور روبل کی قیمت بھی کافی گر گئی ہے لیکن انہوں نے یہ پورا کیا۔ تو یہ کُل دس ہزار روبل جو ایک سو اٹھہتر یورو بنتے ہیں لیکن وہاں کے حالات کے مطابق یہ ان کیلئے بہت بڑی رقم تھی۔ انہوں نے یہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ مَیں پانچ سو روبل چندہ اس کے علاوہ دیتا رہوں گا اور روزانہ پانچ سو روبل ادا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بزنس میں ایسی برکت پڑی ہے کہ باوجود حالات خراب ہونے کے مجھے بہت آمد ہو رہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے ایک ہزار روبل کر دیا اور یہ بھی روزانہ ادا کر رہے ہیں۔

کیمرون کا شمالی شہر ہے مروہ (Maroua)، وہاں کے معلم لکھتے ہیں۔ یہ بھی غریبوں کے ایمان میں پختگی اور چندہ کی برکات کا ایک واقعہ ہے۔ عبداللہ صاحب نومبائع ہیں، بالکل غریب آدمی ہیں۔ کہتے ہیں گذشتہ سال تحریکِ جدید کیلئے آدھی بالٹی یعنی پانچ کلو مکئی کا بطور چندہ انہوں نے تحریکِ جدید میں دیا اور کہتے ہیں اس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ بوریاں عطا فرمائیں۔ تین سو پچاس کلو۔ ستر گنا اضافہ ہوا۔ اس سال کہتے ہیں بڑا پریشان تھا۔ کھاد مہنگی ہوگئی تھی۔ قیمتیں بڑھ گئیں۔ میں خرید نہیں سکتا تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ یہ نہ ہو کہ فصل اچھی نہ ہو۔ بہر حال کہتے ہیں مَیں نے تھوڑی بہت محنت کی جو محنت کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ اس سال ان کی اس سے دوگنی فصل نکلی اور تحریکِ جدید میں بھی انہوں نے ستر کلو کی بوری چندہ تحریکِ جدید ادا کیا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کو بھی بتاتا ہوں کہ تحریکِ جدید کے چندہ کی برکت سے خدا تعالیٰ میری محنت اور فصل میں برکت ڈالتا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن غریب احمدی کیلئے بہت اہم ہیں۔ ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والے ایک دوست پاتھے سیسے جنہوں نے 2014ء میں بیعت کی تھی انہوں نے بتایا کہ میں جماعت میں شامل ہونے سے پہلے بیروزگار تھا۔ کئی مرتبہ نوکری حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود رہا۔ کہتے ہیں جب سے جماعت میں شامل ہوا ہوں چندہ جات اور دیگر جماعتی کاموں وغیرہ میں، تبلیغ وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہوں۔ چنانچہ اب وہ دو جگہ نوکری کر رہے ہیں۔ کہاں بیروزگاری تھی اور رہنا بھی مشکل تھا، گھر نہیں تھا۔ اب انہوں نے پختہ گھر بھی بنا لیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جماعت نے ان کی مدد کی۔ وہ جواب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ جماعت نے مدد نہیں کی اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے میری مدد کی ہے۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی ہیں۔ ان کی فیکٹری ہے۔ حالات ٹھیک نہیں چل رہے تھے۔ تحریکِ جدید کے بارے میں جب گذشتہ سال بعض واقعات کا ذکر کیا اور نئے سال کا مَیں نے اعلان کیا تو بڑا اچھا اثر ان پہ ہوا، بڑا گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے فوراً تحریکِ جدید کیلئے پچھلے سال کی نسبت دوگنا وعدہ لکھوا دیا اور فوراً اس وعدے کو پورا بھی کر دیا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا اور ان کی سیل میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ اس طرح ایک کمپنی نے جن کے ساتھ پہلے بزنس بند تھا وہ واپس آگئی اور بڑی خریداری کی پیشکش کی۔ اس سال کہتے ہیں کہ میری کمپنی کی آمدنی گذشتہ سالوں سے کئی گنا بڑھ گئی۔

جرمنی سے مبلغ فرہاد صاحب لکھتے ہیں کہ ویزبادن (Wiesbaden) کی ایک خاتون کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ آمد بھی رک گئی۔ خاوند کو بلانا تھا، سپانسر نہیں کر سکتی تھیں۔ پریشانی کا اظہار اپنے بھائی سے کیا تو اس نے کہا کہ اچھا اب یہی علاج ہے کہ دعا کرو اور چندہ دو۔ مالی قربانی کرو۔ انہوں نے اپنا زیور بیچ کے چندہ ادا کر دیا۔ چار دن کے بعد کام والوں کا پیغام آگیا کہ مستقل کام آپ کو دیا جاتا ہے اور تنخواہ بھی دو ہزار یورو ہوگی جس سے وہ اپنے خاوند کو سپانسر بھی کر سکتی تھیں۔

انڈیا سے وکیل المال صاحب کہتے ہیں کہ یہاں ایک صاحب ہیں، جو تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں بڑے پیش پیش ہیں۔ انہیں بجٹ میں اضافہ کی تحریک کی تو کہنے لگے کتنا اضافہ کروں؟ ان سے کہا کہ اپنے وسائل کے مطابق جو آپ کر سکتے ہیں کر دیں لیکن ان کا مبلغ کو یا مرکزی نمائندے کو اصرار تھا کہ آپ بتائیں تو نمائندے نے کہہ دیا کہ اچھا دس لاکھ روپے کا اضافہ کر دیں۔ وہ پہلے پانچ لاکھ روپے دے چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اضافہ کر دیا اور ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں کہ میرا ایک مکان تھا جس کی رجسٹری نہیں ہو رہی تھی اور بڑا بھاری نقصان پہنچنے کا خیال تھا لیکن اضافہ کرنے کے چند دن بعد ہی التوا میں پڑا ہوا یہ کام بھی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے نقصان پورا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نہ امیروں سے ادھار رکھتا ہے نہ غریبوں سے۔

ہر ایک کو اس کے مطابق نوازتا ہے۔ انڈیا سے ہی وکیل المال صاحب لکھتے ہیں کہ کشمیر کے ایک ڈاکٹر پروفیسر صاحب ہیں۔ وہ شیر کشمیر یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ وعدہ جات کی ادائیگی کر دی تھی اسکے بعد انہوں نے بتایا کہ مجھے ترقی دے کے ایگرونومی میں Professor-cum- Chief Scientist بنا دیا گیا ہے اور غیر معمولی اضافہ میری تنخواہ میں بھی ہو گیا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے تحریکِ جدید کے چندے میں بھی اضافہ کر دیا۔

ماریشس کی خاتون کہتی ہیں گذشتہ سال رشتہ داروں کے تحریکِ جدید کے حوالے سے کچھ واقعات سننے کے بعد میرے شوہر نے مجھے کہا کہ ایسی رقم وعدہ کرنا چاہیے جس کی ادائیگی قدرے مشکل ہو۔ چنانچہ پچہتر 75 ہزار روپیہ جو ماریشین روپیہ ہے اس کا وعدہ لکھوا دیا۔ کہتی ہیں کہ اس وقت میرے شوہر ایک میڈیکل کمپنی میں کام کرتے تھے۔ پچھلے تین سالوں میں تنخواہ میں معمولی اضافہ ہوا تھا لیکن جب انہوں نے وعدہ لکھوایا تو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں جاب آفر ہوگئی۔ انہی دنوں میں شوہر نے اپنی والدہ کو ایک ہزار تحفہ بھی دیا تھا۔ تو ملازمت کے لیے انٹرویو دینا تھا۔ شوہر نے بتایا کہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ انٹرویو جہاں ہے وہاں مجھے جاب بھی مل جائے گا اور رقم جو مجھے تنخواہ میں ملے گی وہ اس کے قریب قریب ہوگی جو میں نے قربانی کی ہے۔ چنانچہ انٹرویو ہوا، ان کو رکھ لیا گیا اور چھہتر 76 ہزار روپے تنخواہ کی پیشکش انہیں ہوئی۔ وعدہ پچہتر 75 ہزار کا تھا۔ کہتے ہیں ایک ہزار جو میری والدہ کا تھا وہ بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے لوٹا دیا۔

بنگلہ دیش کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک صاحب کو کورونا وبا کے دوران کافی نقصان ہوا۔ چندوں کا اچھا خاصا بقایا ہو گیا۔ تحریکِ جدید وغیرہ کے چندے کے بارے میں یاددہانی کروائی گئی تو اپنی اہلیہ کی جمع پونجی میں سے ساڑھے گیارہ ہزار ٹکا (Taka) ادا کر دیا لیکن ابھی بھی نصف بقایا تھا۔ بہر حال کہتے ہیں اس ماہ کے آخر میں اہلیہ نے اطلاع بھیجی کہ آکر بقایا چندہ لے جائیں۔ جب ہماری ٹیم وہاں پہنچی تو وعدہ شدہ چندوں سے تین گنا زیادہ چندہ ادا کیا اور لازمی چندوں کا بقایا بھی ادا کر دیا اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ایک دیرینہ ضرورت خدا نے حال ہی میں پوری کر دی ہے۔ بڑی دیر سے وہ مکان کیلئے ایک قطعہ زمین ڈھونڈ رہے تھے۔ جب سے انہوں نے چندے ادا کرنے شروع کیے ہیں خدا نے اعجازی رنگ میں مکان بنانے کیلئے ایک پلاٹ خریدنے کی توفیق دے دی۔ آمدن بھی بڑھ گئی، چندے بھی ادا کر دیے اور اللہ تعالیٰ نے جائیداد بنانے کی توفیق بھی دے دی۔

برکینا فاسو سے ایک دوست ہیں۔ ٹیچر ہیں۔ کہتے ہیں گاڑی خریدنے کی توفیق ملی تو ان کے باقی ٹیچروں نے کہا کہ ٹیچر تو ہم بھی ہیں، ہم تو یہ خرید نہیں سکتے۔ یقیناً جماعت نے مدد کی ہوگی۔ کہتے ہیں میں نے کہا جماعت نے مدد نہیں کی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے میرے مال میں چندوں کی وجہ سے برکت ڈال دی۔ کہتے ہیں طالب علمی کے زمانہ سے ہی مجھے چندہ دینے کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھے نوازتا رہتا ہے۔

جرمنی کی جماعت اوسنا بروک (Osnabrück) کے ایک صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں تحریکِ جدید کے حوالے سے ایک اجلاس رکھا گیا۔ کہتے ہیں: پانچ سو یورو مَیں اضافی ادا کرنے کیلئے لایا تو ان کو کہا گیا کہ رسید بک ختم ہے۔ کہتے ہیں میں واپس چلا گیا اور اپنے لیبر کو دینا تھا، جن سے کام کرواتے تھے ان کو ادا کر دیے۔ تو رات کو خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے آپ کہہ رہے ہیں۔ یعنی اس شخص کو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے پانچ ہزار یوروز چاہئیں۔ کہتے ہیں میں سمجھ گیا اس سے مراد تحریکِ جدید کا چندہ ہے۔ بیگم کو خواب سنائی اس نے کہا کہ تحریکِ جدید میں پانچ ہزار یورو ادا کریں گے اور کہتے ہیں اس سے کچھ ہی عرصہ بعد کورونا ہیلپ میں میرے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں بنی آدم کا سردار ہوں

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالبِ دُعا : نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا

اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالبِ دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

اکاؤنٹ میں بائیس ہزار سے زیادہ رقم آگئی جس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا۔

کینیڈا سے ایک لجنہ بیان کرتی ہیں مالی تنگی کا سامنا تھا۔ بڑی پریشان تھی کہ اپنا وعدہ کس طرح پورا کروں گی۔ بڑی فکر بھی تھی، دعا بھی کر رہی تھی۔ میری نیت بڑی نیک تھی۔ آثار بظاہر نظر نہیں آ رہے تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ پھر کیا ہوا، کہتی ہیں ایک رات میری بیٹی اپنا برتھ سرٹیفکیٹ ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک پرانا پرس اس کو مل گیا۔ کہتی ہیں آٹھ سال پہلے امریکہ گئے تھے تو میں نے امریکہ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وہاں خرچ کیلئے کوئی رقم رکھی ہوئی تھی اس میں سے کچھ بچ گئی تھی وہ میں نے وہاں ڈال کے رکھ دی تھی اور مجھے بھول گیا تھا اور جو رقم نکالی تو وہ عین اتنی رقم تھی جتنا چندہ ادا کرنا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی مدد فرماتا ہے۔

گنی کناکری کے صدر صاحب لکھتے ہیں ایک غریب احمدی خاتون ہیں۔ معمولی چیزیں فروخت کر کے اپنا گذر بسر کرتی ہیں۔ عشرہ تحریکِ جدید کے دوران جب ان کے گھر پہنچے اور ان خاتون کو بھی تحریکِ جدید کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو خود کہنے لگیں کہ اب اس چھوٹے سے ذریعہ آمدنی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ کاروبار میں نے ادھار لے کر شروع کیا تھا۔ آمدن نہ ہونے کے برابر ہے۔ ادھار بھی نہیں ادا کر سکتی۔ بہرحال سمجھایا گیا اور دعا کیلئے بھی کہا گیا تو اس عورت نے بیس ہزار فرانک گنی جو کُل رقم ان کے پاس موجود تھی چندہ میں دے دی۔ وہ غریب خاتون جو کہ حالات سے لڑ رہی تھی اس کیلئے یہ بہت بڑی رقم تھی۔ کچھ دنوں بعد جب ہمارے مشنری دوبارہ کسی کام کے سلسلہ میں اس خاتون سے ملنے گئے۔ جب اس سے ملے تو اس خاتون نے جذبات سے بھری آواز میں خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سارے مسائل حل کر دیے ہیں۔ میرا معمولی کاروبار بہت اچھا چل پڑا ہے۔ میرا قرضہ بھی اتر گیا ہے اور یہ سب اس مالی قربانی کی وجہ ہے۔

تاتارستان رشیا کے ایک دوست فرید ابراہیموف (Farid Ibrahimov) ہیں۔ کہتے ہیں گذشتہ سال موسم گرما میں میرے فون کے ساتھ کچھ عجیب معاملہ ہوا۔ کہتے ہیں میرے بینک کے آن لائن اکاؤنٹ میں اپنے مسافروں سے رقم وصول کرنے کے بعد مالی عطیات کے بارے میں جو خلیفہ وقت کا خطبہ ہے وہ خود بخود میرے سمارٹ فون پر لگ گیا۔ کہتے ہیں ایسا ایک بار نہیں ہوا بلکہ جب بھی کوئی بڑی رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی تو ایسا کچھ نہ کچھ واقعہ ہو جاتا۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے یاددہانی کروا رہا ہے۔ یہ میرے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر مالی قربانی کی توفیق پا رہا ہوں۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ خود بخود خطبہ لگ گیا یا کوئی پیغام آجاتا ہے ان کے فون پہ جس سے ان کو چندے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

پھر تنزانیہ کی ایک مخلص خاتون ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ سے واپسی پر ان کو خیال آیا کہ چندہ تحریکِ جدید کا بقایا ہے۔ کوئی رستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایک شخص نے ان سے قرض لیا ہوا تھا۔ امید تھی کہ وہ واپس کر دے گا تو چندہ ادا کر دیں گی لیکن وہ جواب نہیں دے رہا تھا۔ فون بھی نہیں اٹھاتا تھا۔ بیمار تھیں، دوائی وغیرہ کے اخراجات بھی روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔ بڑی پریشان تھیں۔ بچوں کی سکول فیس کی بھی فکر تھی۔ اپنے بچوں سے کہا کہ دعا کرو اور کہتی ہیں کہ اسی دوران میں اذان کی آواز آئی تو بچے نے کہا کہ نماز پر چلتے ہیں اور خدا سے مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بچوں کے ایمان بھی مضبوط کرتا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا سن لے اور اس کے دل میں ڈالے اور وہ شخص پیسے واپس کر دے۔ چنانچہ ماں بیٹے نے وضو کر کے نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی فون کی گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔ یہ اس شخص کا فون تھا جس نے قرض لیا ہوا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ میں دروازے کے باہر کھڑا ہوں اور تمہارے پیسے واپس کرنے آیا ہوں۔ اس شخص نے بتایا کہ میں بس سٹاپ پر کھڑا ویگن کا انتظار کر رہا تھا کہ اذان کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی مجھے ایسے لگا جیسے کوئی آواز مجھے کہہ رہی ہے کہ پہلے قرض کی رقم واپس کر دو۔ چنانچہ میں پیسے واپس کرنے آ گیا۔ اس عورت اور بچے نے یہ سارا واقعہ سنا تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ بچے نے کہا دیکھا ہم نے نماز پڑھی تو ہمیں پیسے بھی مل گئے اور پھر انہوں نے اپنی ضروریات پوری کیں۔

سینٹ پیٹرز برگ کے ایک صاحب اکرام جان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اپنی مالی خوشحالی کی دعا کرتا ہوں تاکہ ضرورت مند لوگوں کی مدد کر سکوں اور خاص طور پر اپنے چندہ جات کی ادائیگی کر سکوں اور یہ ہمیشہ عجیب طریق سے رونما ہوتا ہے۔ کہتے ہیں پچھلی مرتبہ میرے پاس تین ہزار روبلز کم تھے جبکہ چندہ کی ادائیگی کا آخری دن تھا۔ کام کے دوران میرے پاس اچانک دو لوگ آئے جن میں سے ایک نے مجھے ہزار اور دوسرے نے دو ہزار روبل دیے اور اس سے پہلے میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ کام سے تین سو سے پانچ سو روبل ملتے تھے۔ اب میں اپنی زائد آمدنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیتا ہوں۔

تو یہ چند واقعات ہیں جو میں نے پیش کیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نوازتا ہے جو مالی قربانی خالص ہو کے کرتے ہیں۔

اس کے بعد اب تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کرتا ہوں یہ اٹھاسیواں 88 سال 31/ اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا ہے اور یکم نومبر سے نواسیواں 89 سال، 89 والا سال اب شروع ہوا ہے۔

اس سال تحریکِ جدید کے مالی نظام میں 16.4 ملین پاؤنڈز کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی۔ الحمد للہ۔ دنیا کے تیزی سے بگڑتے ہوئے اقتصادی حالات کے باوجود یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1.1 ملین پاؤنڈز زیادہ ہے یعنی گیارہ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے۔

پہلے کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی جماعت جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں اول نمبر پر ہے۔

پاکستان نے بھی قربانی کے لحاظ سے بہت قربانی کی ہے لیکن اقتصادی حالات وہاں خراب ہیں۔ پیسے کی جو ویلیو (value) گری ہے اس کی وجہ سے وہ نیچے گئے ہیں۔ باقی قربانی کے لحاظ سے تو وہ آگے ہی بڑھے ہیں۔ جرمنی گو اوپر ہے لیکن اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے ان میں کمی ہوئی ہے اور برطانیہ اور امریکہ میں جس طرح اضافہ ہو رہا ہے اگر یہ اضافے میں بڑھتے جائیں تو یہ اوپر آ سکتے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی اضافہ ہوا ہے، آسٹریلیا میں بھی اضافہ ہوا ہے، بھارت میں بھی اضافہ ہوا ہے، گھانا کی جماعت کے چندے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

کارکردگی کے لحاظ سے زیادہ اضافہ جو ہے اس میں دوسری قابل ذکر جماعتیں جو ہیں وہ ہالینڈ ہے، فرانس ہے، سویڈن ہے، جارجیا ہے، ناروے ہے۔ بلجیم، برما، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، کیریباتی، قزاخستان، تاتارستان، فلپائن، مڈل ایسٹ کی جماعت۔

افریقن جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں گھانا ہے، پھر نمبر دو پہ ماریشس ہے، یہ بھی افریقہ میں ہے، نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، لائبیریا، یوگنڈا، سیرالیون اور بینن۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے جماعتوں میں پہلے نمبر پر امریکہ ہے، پھر برطانیہ، پھر آسٹریلیا۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ چورانوے ہزار ہے۔

گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کرنے والے قابلِ ذکر افریقن ممالک میں جو تعداد میں اضافہ ہے ان میں نائیجیریا، گنی بساؤ، کانگو، برازاویل، گنی کناکری، تنزانیہ، کانگو کنشاسا، گیمبیا، کیمرون، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سینیگال اور برکینا فاسو ہیں۔

دفتر اوّل کے کھاتے تو اللہ کے فضل سے سب کے سب جاری ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں روئڈر مارک (Rödermark)، روڈگاؤ (Rodgau)، مہدی آباد، نیڈا (Nidda)، کولون (Köln)، فلورس ہائم (Flörsheim)، نوئس (Neuss)، پنےّ برگ (Pinneberg)، اوسنابروک (Osnabrück)، فریڈبرگ (Friedberg)۔

اور لوکل امارتیں جو ہیں۔ وہ ہیمبرگ (Hamburg)، فرینکفرٹ (Frankfurt)، گروس گیراؤ (Gross-Gerau)، ویزبادن (Wiesbaden)، ڈٹسن باخ (Dietzenbach)، پھر ریڈشٹڈ (Riedstadt)، مورفلڈن (Mörfelden)، فلورز ہائم (Flörsheim)، ڈامشٹڈ (Darmstadt) اور من ہائم (Mannheim) ہیں۔

پاکستان میں عمومی وصولی کے لحاظ سے اوّل لاہور ہے، پھر ربوہ، پھر سوم کراچی۔

ضلعی سطح پر جو دس اضلاع ہیں ان میں سیالکوٹ نمبر ایک ہے۔ پھر اسلام آباد ہے۔ پھر گوجرانوالہ۔ گجرات۔ عمرکوٹ۔ حیدرآباد۔ میرپورخاص۔ سرگودہا۔ کوئٹہ۔ لودھراں۔

عمرکوٹ اور میرپورخاص والے علاقے ایسے ہیں جہاں پچھلے دنوں بارشوں کی وجہ سے سیلاب بھی آئے۔ ان علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بہت بڑی قربانی ہے جو لوگوں نے دی ہے۔

وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی پاکستان کی شہری جماعتیں یہ ہیں۔ امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت دارالذکر لاہور، امارت ماڈل ٹاؤن لاہور، امارت مغل پورہ لاہور، امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، امارت بیت الفضل فیصل آباد، پھر امارت عزیز آباد کراچی، پھر امارت دہلی گیٹ لاہور، پھر امارت کریم نگر فیصل آباد، پھر آخری نمبر پر دسویں نمبر پر امارت صدر کراچی۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ بیت الفتوح، دوسرے اسلام آباد، پھر مسجد فضل، پھر مڈلینڈز (Midlands)، پھر بیت الاحسان۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے،
اسکے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118)

طالبِ دُعا : صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ
وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

طالبِ دُعا : نور جہاں بیگم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں۔ پہلے نمبر پر فارنہم (Farnham)، پھر ساؤتھ چیم (South Cheam)، پھر اسلام آباد، پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)، پھر والسال (Walsall)، جلنگھم (Gillingham)، مسجد فضل، آلڈر شاٹ ساؤتھ (Aldershot South) اور پٹنی (Putney)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہ سپن ویلی، کیتھلی، نارتھ ویلز، نارتھ ہیمپٹن، سوانزی ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں۔ نمبر ایک پہ میری لینڈ (Maryland)، پھر لاس اینجلیس (Los Angeles)، پھر نارتھ ورجینیا، پھر ڈیٹرائٹ (Detroit)، سیلیکون ویلی (Silicon Valley)، شکاگو (Chicago)، سیئٹل (Seattle)، اوش کوش (Oshkosh)، پھر ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)، اٹلانٹا (Atlanta)، جارجیا (Georgia)، نارتھ جرسی، یارک (York)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات۔ وان (Vaughan) نمبر ایک پہ، پھر پیس ویلج (Peace Village)، پھر کیلگری (Calgary)، وینکوور (Vancouver)، ٹورانٹو (Toronto)

قربانی کے لحاظ سے انڈیا کی پہلی دس جماعتیں ہیں: نمبر ایک پہ کوئمبٹور (Coimbatore) تامل ناڈو، پھر قادیان، پھر حیدرآباد، کرولائی (Karulai)، پتھہ پریم، پھر کالی کٹ، بنگلور، میلا پالم، کولکاتہ، کیرنگ۔

اور قربانی کے لحاظ سے دس صوبہ جات جو ہیں ان میں پہلے نمبر پہ کیرالہ، پھر تامل ناڈو، پھر کرناٹک، پھر جموں کشمیر، تلنگانہ، اڈیشہ، پنجاب، بنگال، دہلی، مہاراشٹرا۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔ کاسل ہل (Castle Hill)، میلبرن لانگ وارن (Melbourne Lang warrin)، میلبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارسڈن پارک (Marsden Park)، پھر پینرتھ (Penrith)، پھر پرتھ، پیراماٹا (Parramatta)، پھر ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)، اے سی ٹی کینبرا (ACT Canberra)، پرز بن لوگن ایسٹ۔

تو یہ تھی پوزیشن۔ اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

یوکے کی جماعت نے ایک نئی ویب سائٹ بھی شروع کی ہے جو یوکے میں تاریخ احمدیت کے بارے میں ہے۔ تاریخ کی تدوین کا یہ کام تو کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔ اب جو ویب سائٹ تیار کی گئی ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مغرب میں تکمیل اشاعت ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یوکے کی تاریخ کا آغاز 1913ء میں سمجھا جاتا ہے جب چوہدری فتح محمد صاحب سیال یہاں آئے تھے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام یوکے اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت ایک خط اور انگریزی اشتہار جس کی آٹھ ہزار کاپیاں چھپوا کر ہندوستان اور انگلستان میں موجود مشہور اور معزز پادری صاحبان نیز مختلف سوسائٹیز اور مذاہب کے لیڈران تک جہاں جہاں اس زمانے میں اس پیغام کا پہنچنا ممکن تھا بھجوایا۔ اسکی ایک مثال یہ ہے کہ یوکے میں چارلز بریڈلا (Charles Bradlaugh) کے نام سے ایک پولیٹیشن جو ایک دہریہ تھا اسے آپ علیہ السلام کی دعوت 1885ء میں موصول ہوئی تھی۔ اس کا ذکر یہاں کے ایک اخبار کورک کانسٹیٹیوشن (Cork Constitution) نے اپنے 8/جون 1885ء کے شمارے میں کیا تھا۔ اسی طرح دی تھیوسوفسٹ (Thesophist) سوسائٹی کے ایک بانی ہنری سٹیل آلکاٹ (Henry Steel Olcott) کو بھی یہ دعوت 1886ء میں موصول ہوئی تھی جس کا ذکر اس نے اپنے اخبار دی تھیوسوفسٹ کے ستمبر 1886ء کے شمارے میں کیا تھا۔

اس ویب سائٹ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور مبارک پر ایک ٹائم لائن تیار کی گئی ہے جس پر مغرب میں پیغام حق پر مبنی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز پائنیر (pioneer) مشنریز کے نام سے ایک اور ٹائم لائن تیار کی گئی ہے جس میں اوّلین مبلغین سلسلہ جس میں صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام شامل ہیں ان کا تعارف اور یوکے میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پادری پگٹ (Pigott) کے حوالے سے پیشگوئی پر ایک مفصل تحقیق تمام حوالوں کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح تاریخ پر مبنی مزید تحقیقی مضامین شائع کیے گئے ہیں جو نوجوان نسل پر اس بات کو واضح کریں گے کہ ان کا اور ان کے آباء کا ان ممالک میں آنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ اس ویب سائٹ کا ایڈریس history.ahmadiyya.uk تو یہ بھی آج سے شروع ہو گی۔ ویسے تو شروع ہے لیکن باقاعدہ رسمی افتتاح بھی آج یہ کروانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ہمارے لوگوں کیلئے بھی، اپنوں کیلئے بھی، غیروں کیلئے بھی فائدہ مند ہو۔

......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/اکتوبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم میاں احسان اللہ ریاض صاحب

ابن مکرم میاں عزیز اللہ صاحب (یو۔کے)

12/اکتوبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت محمد عبد اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ آپ کو پاکستان میں مسجد دارالذکر لاہور اور مسجد اقصیٰ ربوہ کی تعمیر میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے UAE میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ 2007ء میں برطانیہ آ گئے اور کچھ عرصہ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے دفتر میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ہمدرد، نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ چندوں کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (چیئرمین مرزا شریف احمد فاؤنڈیشن) کے بہنوئی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب (کراچی)

7/ستمبر 2022ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ آپ کے خسر حضرت چوہدری کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ آف تلونڈی کھجور والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے میاں کو کراچی میں متعدد عہدوں پر خدمت کا موقع ملا اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سبب روزانہ رات کو دیر سے گھر آتے لیکن آپ نے کبھی ان سے اس بات کا شکوہ نہیں کیا بلکہ ان کی پوری معاونت کرتیں اور بچوں کی نگہداشت پر خود پوری توجہ دیتی رہیں۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت تھی۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام، مربیان کرام اور واقفین سلسلہ کا بھی بہت احترام کرتی تھیں۔ قیام نماز کیلئے خاص کوشش کرتیں اور بچوں کو بھی اس کیلئے خاص تاکید کرتی تھیں۔ جب تک ان کی نظر ٹھیک رہی روزانہ تلاوت قرآن کرتی رہیں اور بچوں کی تلاوت قرآن کریم کی بھی باقاعدہ نگرانی کرتی رہیں۔ جماعتی پروگراموں اور تنظیمی اجلاسات اور کلاسز میں بچوں کو باقاعدہ بھجواتیں۔ آپ کو دعا کی قبولیت پر بہت یقین تھا۔ ہر دکھ اور تکلیف کے وقت دعا اور صدقہ کی طرف خصوصی توجہ دیتیں۔ آپ طبیعت کی صاف گو، نہایت سادہ، خدا ترس اور صلہ رحمی کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب (مربی سلسلہ) آجکل گھانا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب (ٹورانٹو)

20/ستمبر 2022ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق رکھنے والی، ایک غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے تینوں بیٹے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ لعل خاتون صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد نواز ابڑو صاحب (لاڑکانہ، سندھ)

7/ستمبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے 1949ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پیشہ کے لحاظ سے اسکول ٹیچر تھیں۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ کی رسید کٹواتی تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ لاڑکانہ شہر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ کی ایک خاص خوبی مہمانوں کی خدمت اور غریبوں، یتیموں کی خبرگیری کرنا تھی۔ مرحومہ 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم نعیم احمد ابڑو صاحب (امیر ضلع لاڑکانہ) کی دادی تھیں۔

(4) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد باجوہ صاحب (فیصل آباد)

29/اگست 2022ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب (سابق ناظم جائیداد ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والی، خلافت کی وفادار، عہدیداروں کا احترام کرنے والی، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ طاہرہ قدرت اللہ صاحبہ کینیڈا میں اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(5) مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی)

12/اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے میاں اپنی مجلس میں زعیم انصار اللہ کے علاوہ قائد عمومی کے دفتر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم چوہدری شرف احمد اعوان صاحب (جرمنی)

2/اگست 2022ء کو 100 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے ماموں حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی۔ آپ نے 1939ء میں برٹش آرمی میں شمولیت اختیار کی اور جہاں پر مقیم تھے وہاں دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر جماعت قائم کی۔ اسی زمانہ میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی شامل ہوئے۔ 2013ء میں جرمنی آ گئے تھے۔ لازمی چندہ کے علاوہ دیگر چندوں میں بھی باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

(7) مکرم محمد جمیل صاحب

ابن مکرم عبد العزیز صاحب (ملائیشیا)

8/اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بڑے بھائی حضرت مولوی عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم نے مقامی طور پر سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ بھی مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق بجا لا رہی ہیں۔ آپ دس سال سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ ملائیشیا میں مقیم تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

قبائل عرب کی متحدہ مخالفت اور مسلمانوں کی نازک حالت

قریش مکہ کے جن خونی ارادوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ صرف انہی تک محدود نہ تھے بلکہ ہجرت کے بعد سے انہوں نے قبائل عرب میں مسلمانوں کے خلاف ایک باقاعدہ پراپیگنڈہ جاری کر رکھا تھا اور چونکہ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کا سارے عرب پر ایک گہرا اثر تھا، اس لئے ان کی اس انگیخت سے تمام عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہو رہا تھا۔ قریش کے قافلوں نے تو گویا اپنا یہ فرض قرار دے رکھا تھا کہ جہاں بھی جاتے تھے راستہ میں قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قریش کے ان اشتعال انگیز دوروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بیچارے مسلمان جو اس وقت تک صرف قریش کے خیال سے ہی سہمے جاتے تھے اب بالکل ہی سراسیمہ ہونے لگے۔ چنانچہ حاکم اور طبرانی کی مندرجہ ذیل روایت ان کی اس وقت کی مضطربانہ حالت کا پتہ دیتی ہے۔

لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ الْمَدِيْنَةَ وَاٰوَتْهُمُ الْاَنْصَارُ رَمَتْهُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ وَكَانُوْا لَا يَبِيْتُوْنَ اِلَّا بِالسِّلَاحِ وَلَا يُصْبِحُوْنَ اِلَّا فِيْهِ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّا نَعِيْشُ حَتّٰى نَبِيْتَ اٰمِنِيْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ ’’یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور انصار نے انہیں پناہ دی تو تمام عرب ایک جان ہو کر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ رات کو بھی ہتھیار لگا کر سوتے تھے اور دن کو بھی ہتھیار لگائے رہتے تھے کہ کہیں کوئی اچانک حملہ نہ ہو جاوے اور وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے کہ دیکھئے ہم اس وقت تک زندہ بھی رہتے ہیں یا نہیں جب ہم رات کو امن کی نیند سو سکیں گے اور سوائے خدا کے ہمیں اور کسی کا ڈر نہ ہوگا۔‘‘ قرآن شریف نے جو مخالفین اسلام کے نزدیک بھی اسلامی تاریخ کا سب سے زیادہ مستند ریکارڈ ہے مسلمانوں کی اس حالت کا مندرجہ ذیل الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ’’یعنی اے مسلمانو! وہ وقت یاد رکھو جبکہ تم ملک میں بہت تھوڑے اور کمزور تھے اور تمہیں ہر وقت یہ خوف لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اُچک کر لے جائیں یعنی اچانک حملہ کر کے تمہیں تباہ نہ کر دیں مگر خدا نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہارے لئے پاکیزہ نعمتوں کے دروازے کھولے۔ پس تمہیں اب شکر گزار بندے بن کر رہنا چاہئے۔‘‘

سچ ہے اگر اللہ کی نصرت شامل حال نہ ہوتی تو اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت واقعی ایسی نازک ہو رہی تھی کہ ظاہری اسباب کے ماتحت ان کی زندگی کے دن بہت محدود نظر آتے تھے۔ بیشک مکہ میں بھی ان کیلئے مصائب تھے اور سخت مصائب تھے اور انہیں دن رات قریش کے بے دردانہ مظالم کا تختۂ مشق بن کر رہنا پڑتا تھا، لیکن مدینہ میں ان کی حالت شروع شروع میں کئی لحاظ سے زیادہ نازک اور زیادہ خطرناک ہوگئی تھی، کیونکہ مکہ میں صرف قریش کی طرف سے اندیشہ تھا اور قریش کے متعلق مسلمانوں کو ایک حد تک یہ اطمینان تھا کہ خواہ ان کی مخالفت کیسی بھی سخت صورت اختیار کرے جب تک مسلمان مکہ میں ہیں قبائل کے باہمی تعلقات کا خیال قریش کو اس بات سے باز رکھے گا کہ وہ ایک جتھے کی صورت میں مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر بلاتمیز سب کو تہ تیغ کر دیں۔ مختلف قبائل کی باہمی رقابتیں رشتہ داری کے احساسات وغیرہ کئی اس قسم کی باتیں تھیں جو عموماً قریش کو مسلمانوں کے خلاف ہاں کم از کم معزز خاندانوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف انتہائی کارروائی کرنے سے باز رکھتی تھیں۔ چنانچہ یاد ہوگا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کس قدر طویل بحث وتامل کے بعد اور پھر کتنی احتیاطوں کے ساتھ اختیار کیا تھا، لیکن اب ہجرت کے بعد نہ صرف یہ کہ قریش مکہ کی مخالفت بہت زیادہ چمک گئی تھی اور اس خیال نے کہ مسلمان ان کے ہاتھ سے بچ کر نکل گئے ہیں اور غیروں کے ہاں پناہ گزیں ہوئے ہیں ان کے بغض وعداوت کی آگ کو خطرناک طور پر بھڑکا دیا تھا بلکہ عرب کے دوسرے قبائل بھی ایک جان ہو کر مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور خود مدینہ کے شہر میں ایسے منافقین موجود تھے جو مخالفین کے ہاتھ میں مسلمانوں کے خلاف ایک نہایت کارگر ہتھیار کا کام دے سکتے تھے اور یہود کا وجود مزید براں خطرے کے احتمالات پیدا کر رہا تھا اور ان خطرات کے مقابلہ میں انصار کی جمعیت کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی تھی۔ ان حالات میں گو مسلمانوں کو خدا کے وعدوں پر بھروسہ تھا، لیکن اس ظاہری حالت کو دیکھ کر ان میں سے بہتوں کے دل اندر ہی اندر بیٹھے جاتے تھے اور خوف اور بے چینی کا ایسا غلبہ تھا کہ ان بے چاروں کو رات کے وقت نیند نہیں آتی تھی۔ ناظرین کو چاہئے کہ ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھیں کیونکہ آگے چل کر انہیں باتوں نے اس جنگ عظیم کی بنیاد بننا ہے جو مسلمانوں اور کفار عرب کے درمیان وقوع میں آئی اور جس نے عرب کی وسیع سرزمین میں خون کی ندیاں بہا دیں۔

ہجرت کے بعد مہاجرین کا پہلا بچہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت

ہجرت کے بعد مہاجرین کے ہاں جو پہلا بچہ مدینہ میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر تھے اور اسی لئے ان کی پیدائش پر مہاجرین کو بہت خوشی ہوئی۔ عبداللہ بن زبیر تاریخ اسلامی میں ایک بہت مشہور ومعروف آدمی ہیں۔ ان کے والد زبیر ابن العوام کا حال کتاب کے حصہ اول میں گزر چکا ہے۔ زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور کبار صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی لڑکی اسماء کو جو حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن تھیں زبیر کے عقد میں دیا تھا اور انہی اسماء کے بطن سے ہجرت کے پہلے سال میں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ جس وقت عبداللہ کو اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے ایک کھجور کو اپنے منہ میں نرم کر کے اس کا لعاب عبداللہ کے منہ میں ڈالا اور ان کیلئے دعائے خیر فرمائی اور یہی اس کی پہلی خوراک تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو عبداللہ بالکل بچہ تھے، لیکن بعد میں بڑے ہو کر انہوں نے اپنے علم وفضل سے بڑا رتبہ حاصل کیا۔ شاہان بنوامیہ کے قابل اعتراض مسلک کو دیکھ کر انہوں نے اپنی علیحدہ حکومت قائم کر لی تھی، لیکن بالآخر عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں شہید ہوئے۔ حضرت عائشہؓ انہیں اپنے بچے کے طور پر سمجھتی تھیں اور اسی لئے ان کی کنیت عبداللہ کے نام پر ام عبداللہ مشہور ہوگئی تھی۔

انصار کے دو رئیسوں کی وفات

ہجرت کے پہلے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے دو مخلص اصحاب کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا یعنی کلثوم بن الہدم جن کے مکان پر آپؐ قباء میں قیام فرما ہوئے تھے اور جو ایک معمر آدمی تھے فوت ہوگئے اور اسی زمانہ میں اسعد بن زرارۃ کا بھی انتقال ہوا۔ اسعد ان ابتدائی چھ اشخاص میں سے تھے جنہوں نے مکہ میں بیعت عقبہ اولیٰ سے بھی ایک سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کی تھی اور جن کے مکان پر اسلام کے سب سے پہلے مبلغ مصعب بن عمیر نے مدینہ میں قیام کیا تھا اور جو ہجرت سے قبل مدینہ میں نماز باجماعت اور جمعہ کا التزام کیا کرتے تھے۔ نیز اسعد ان بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انصار میں مقرر فرمائے تھے۔ چنانچہ ان کی وفات پر بنونجار نے جن کے وہ نقیب تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ اسعد بن زرارۃ کا کوئی قائم مقام مقرر فرمایا جاوے، لیکن چونکہ اب اسکی ضرورت نہیں تھی آپؐ نے فرمایا اب مَیں خود تمہارا نقیب ہوں کسی اور نقیب کی ضرورت نہیں۔

دو معاندین اسلام کی ہلاکت

اسی سال اسلام کے دو نہایت ذی اثر مخالفین کی موت بھی وقوع میں آئی، چنانچہ ولید بن مغیرہ کی موت کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ اسی کے قریب مکہ میں عاص بن وائل کی موت واقع ہوئی۔ یہ دونوں شخص اسلام کے سخت مخالف تھے اور مکہ میں نہایت عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے مگر یہ ایک عجیب منظر ہے کہ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ ان مرنے والوں کی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو کر فدایان اسلام کی صف اول میں کھڑی نظر آتی ہے۔ چنانچہ خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کے کارنامے تاریخ اسلام میں کسی معرّفی کے محتاج نہیں۔

جہاد بالسیف کا آغاز اور جہاد کے متعلق اصولی بحث

جہاد بالسیف کا آغاز

اب ہم ہجرت کے دوسرے سال اور اسلامی تاریخ کے اس حصہ میں داخل ہوتے ہیں جس میں کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ کا آغاز ہوا۔ جہاد بالسیف کا مسئلہ جس کے ماتحت مسلمانوں کی تلوار نیام سے باہر آئی باوجود درحقیقت ایک بہت صاف اور سادہ مسئلہ ہونے کے ان متضاد خیالات کی وجہ سے جو بدقسمتی سے خود بعض مسلمانوں کی طرف سے اسکے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں اور نیز بعض غیر مسلم مؤرخین کی تحریرات کی وجہ سے جو انہوں نے مؤرخ کی حیثیت سے ہٹ کر ایک متعصب مذہبی مناظر کی حیثیت میں لکھی ہیں ایک نہایت پیچ دار مسئلہ بن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ابتداءً تلوار کے سایہ کے نیچے پرورش پائی جو ہر اس شخص کے سر پر اٹھتی تھی جو اسلام لانے سے انکار کرتا تھا اور مسلمانوں کا یہ مذہبی فرض مقرر کیا گیا تھا کہ وہ تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ یہ خیال حقیقت سے کس قدر دور اور صحیح تاریخی واقعات کے کس قدر خلاف ہے؟ اس کا جواب ذیل کے اوراق میں ملے گا۔ حقیقت حال یہ ہے اور اس حقیقت کے شواہد ابھی ظاہر ہو جائیں گے کہ اس ابتدائی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے ابتداءً جو کچھ کیا وہ دفاع اور خود حفاظتی میں کیا اور وہ بھی اس وقت کیا جبکہ قریش مکہ اور ان کی انگیخت پر دوسرے قبائل عرب کی معاندانہ کارروائیاں اس حد کو پہنچ چکی تھیں کہ ان سے مقابلہ میں مسلمانوں کا خاموش رہنا اور اپنی حفاظت کیلئے ہاتھ نہ اٹھانا خودکشی کے ہم معنی تھا جسے کوئی عقلمند نظر استحسان سے نہیں دیکھ سکتا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفاعی جنگ کے دوران جو جو کارروائیاں فرمائیں وہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت نہ صرف بالکل جائز اور درست تھیں بلکہ جنگی ضابطہ اخلاق کا جو معیار آپؐ نے قائم فرمایا وہ آج بھی دنیا کے واسطے ایک بہترین نمونہ ہے جس سے زیادہ سختی اور سزا کی طرف مائل ہونا عدل اور رحم کے منافی ہے اور جس سے زیادہ نرمی اور رعایت کا طریق اختیار کرنا دنیا کے امن کیلئے سم قاتل۔ درحقیقت اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ فطرت کا مذہب ہے اس لئے نہ تو وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر صورت میں ہر گناہ اور ہر جرم کی سزا ہونی چاہئے اور نہ وہ یہ سکھاتا ہے کہ کسی حالت میں بھی بدی کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہر دو تعلیمات افراط وتفریط کی راہیں ہیں اور ان پر عمل کرنے سے کبھی بھی امن قائم نہیں رہ سکتا اور نہ اقوام وافراد کے اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے اور صحیح اور سچی تعلیم یہی ہے کہ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ یعنی ’’بدی اور جرم کی سزا اسکے مناسب حال ہونی چاہئے، لیکن اگر عفو کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو عفو کرنا چاہئے اور اس رنگ میں عفو کرنے والا شخص خدا کے نزدیک اجر کا مستحق ہوگا۔‘‘ یہ قرآنی آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جنگی ضابطۂ اخلاق کا خلاصہ ہے اور آپؐ کی تمام جنگی کارروائیاں اسی آیت کی تفسیر ہیں۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 283 تا 288، مطبوعہ قادیان 2011)

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا — اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(839) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب متوطن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مارچ 1908ء میں جب ہم طلباء انٹرنس کے امتحان امرتسر جانے لگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رخصت حاصل کرنے کیلئے حضور کے مکان پر حاضر ہوئے۔ جب حضور کو اطلاع کرائی گئی تو دروازہ پر پہنچتے ہی حضور نے فرمایا ''خداتم سب کو پاس کرے'' اسکے بعد ہم نے یکے بعد دیگرے حضور سے مصافحہ کیا۔ ایک لڑکا مسمّی عطا محمد بعد میں دوڑتا ہوا آیا۔ اس وقت حضور ہمیں رخصت فرما کر چند قدم اندرون خانہ میں جا چکے تھے۔ تو عطا محمد مذکور نے حضور کا پیچھے سے دامن پکڑ کر زور سے کہا ''حضور مَیں رہ گیا ہوں۔'' اس پر حضور مڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئے اور مصافحہ کر کے اس کو بھی رخصت کیا۔ یہ دوست اب سب اسسٹنٹ سرجن ہیں۔

خواجہ عبدالرحمن صاحب نے مزید بیان کیا کہ اس سال سولہ طلباء انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے کئی ایک تو اسی سال پاس ہوگئے اور باقی کچھ دوسرے سال پاس ہوئے اور بعض جو پھر بھی پاس نہ ہوئے۔ وہ بھی بحمد اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا سے اچھی حیثیت میں ہیں اور اپنے اپنے کاروبار اور ملازمتوں میں خوش زندگی گذار رہے ہیں۔

(840) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب (خاکسار مؤلف) ابتداء میں مدرسہ ہائی اسکول میں لوئر پرائمری میں داخل کرائے گئے۔ تو ایک دن حضرت میر ناصر نواب صاحب ہائی اسکول کے بورڈنگ میں تشریف لائے اور حافظ غلام محمد صاحب (سابق مبلغ ماریشس) سے فرمانے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے میاں بشیر احمد کو بورڈنگ میں داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ان کا خیال رکھا کریں۔ خاکسار بھی اس وقت پاس ہی کھڑا تھا۔ میر صاحب نے میرے متعلق فرمایا کہ یہ میاں صاحب کا بستہ گھر سے لایا اور لے جایا کرے گا۔ صاحبزادہ صاحب اسکے بعد دن کو بورڈنگ میں ہی رہا کرتے تھے اور رات کو گھر چلے آتے تھے اور مَیں بستہ بردار غلام تھا۔ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ ماہوار کچھ نقدی بھی عطا فرماتی تھیں۔ مگر میرا اصل معاوضہ حضور کی خوشنودی اور دعا تھی۔

(842) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص پچھتر سنگھ ریاست جموں کے تھے۔ وہ قادیان آکر مسلمان ہوگئے۔ نام ان کا شیخ عبدالعزیز رکھا گیا۔ ان کو لوگ اکثر کہتے تھے کہ ختنہ کرالو۔ وہ بیچارے چونکہ بڑی عمر کے ہوگئے تھے اس لئے ہچکچاتے تھے اور تکلیف سے بھی ڈرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا گیا کہ آیا ختنہ ضروری ہے۔ فرمایا بڑی عمر کے آدمی کیلئے سترِ عورت فرض ہے مگر ختنہ صرف سنت ہے۔ اس لئے ان کیلئے ضروری نہیں کہ ختنہ کروائیں۔

(844) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشاب کر کے ہمیشہ پانی سے طہارت فرمایا کرتے تھے۔ مَیں نے کبھی ڈھیلہ کرتے نہیں دیکھا۔

(845) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندھیرے میں نہیں سویا کرتے تھے بلکہ ہمیشہ رات کو اپنے کمرہ میں لالٹین روشن رکھا کرتے تھے اور تصنیف کے وقت تو دس پندرہ موم بتیاں اکٹھی جلا لیا کرتے تھے۔

(846) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' کی نظم لکھ رہے تھے۔ جس کے آخر میں دُعا یہی ہے۔ وفا یہی ہے۔ وغیرہ آتا ہے۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی بڑی بیوی مولویانی مرحومہ کسی کام کی غرض سے حضرت صاحب کے پاس آئیں۔ حضرت صاحب نے ان سے فرمایا کہ مَیں ایک نظم لکھ رہا ہوں۔ جس میں یہ یہ قافیہ ہے آپ بھی کوئی قافیہ بتائیں۔ مولویانی مرحومہ نے کہا ہمیں کسی نے پڑھایا ہی نہیں تو مَیں بتاؤں کیا۔ حضرت صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ آپ نے بتا تو دیا ہے اور پھر بھی آپ شکایت کرتی ہیں کہ کسی نے پڑھایا نہیں۔ مطلب حضرت صاحب کا یہ تھا کہ ''پڑھایا نہیں'' کے الفاظ میں جو ''پڑھا'' کا لفظ ہے۔ اسی میں قافیہ آ گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی وقت ایک شعر میں اس قافیہ کو استعمال کرلیا۔

(848) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم گھر کی چند لڑکیاں تربوز کھا رہی تھیں۔ اس کا ایک چھلکا مائی تابی کو جا لگا۔ جس پر مائی تابی بہت ناراض ہوئی اور ناراضگی میں بدُعائیں دینی شروع کر دیں اور پھر خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جا کر شکایت بھی کر دی۔ اس پر حضرت صاحب نے ہمیں بلایا اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی ہے۔ ہم نے سارا واقعہ سنا دیا۔ جس پر آپ مائی تابی پر ناراض ہوئے کہ تم نے میری اولاد کے متعلق بددعا کی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی تابی قادیان کے قریب کی ایک بوڑھی عورت تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہتی تھی اور اچھا اخلاص رکھتی تھی۔ مگر ناراضگی میں عادتاً بددعائیں دینے لگتی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے گھر سے خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کی لڑکی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب موصوف کو خلافت ثانیہ کے موقعہ پر ٹھوکر لگی اور وہ غیر مبایعین کے گروہ میں شامل ہو گئے لیکن الحمد للہ کہ میرے گھر سے بدستور جماعت میں شامل ہیں اور وابستگانِ خلافت میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد ماجد کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

(849) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی امیر بی بی عرف مائی کا کو ہمشیرہ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیشتر طور پر عورتوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ نماز باقاعدہ پڑھیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔ جب کبھی کوئی عورت بیعت کرتی تو آپ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہیں۔ اگر وہ نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تاکہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔

(850) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی کا کو نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے سامنے میاں عبدالعزیز صاحب پٹواری سیکھواں کی بیوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے کچھ تازہ جلیبیاں لائی۔ حضرت صاحب نے ان میں سے ایک جلیبی اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ اس وقت ایک راولپنڈی کی عورت پاس بیٹھی تھی۔ اس نے گھبرا کر حضرت صاحب سے کہا حضرت یہ تو ہندو کی بنی ہوئی ہیں۔ حضرت صاحب نے کہا تو پھر کیا ہے۔ ہم جو سبزی کھاتے ہیں وہ گوبر اور پاخانہ کی کھاد سے تیار ہوتی ہے اور اسی طرح بعض اور مثالیں دے کر اُسے سمجھایا۔

(851) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی کا کو نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے بھائی خیر دین کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ شام کا وقت گھر میں بڑے کام کا وقت ہوتا ہے اور مغرب کی نماز عموماً قضا ہو جاتی ہے تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کرو کہ ہم کیا کیا کریں۔ مَیں نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ گھر میں کھانے وغیرہ کے انتظام میں مغرب کی نماز قضا ہو جاتی ہے اسکے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مَیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اور فرمایا کہ صبح اور شام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے۔ ایسے وقت کی برکات سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں کبھی مجبوری ہو تو عشاء کی نماز سے ملا کر مغرب کی نماز جمع کی جاسکتی ہے۔ مائی کا کو نے بیان کیا کہ اس وقت سے ہمارے گھر میں کسی نے مغرب کی نماز قضا نہیں کی اور ہمارے گھروں میں یہ طریق عام طور پر رائج ہو گیا ہے کہ شام کا کھانا مغرب سے پہلے ہی کھا لیتے ہیں تاکہ مغرب کی نماز کو صحیح وقت پر ادا کرسکیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی کا کو نے جو قضا کا لفظ استعمال کیا ہے یہ عرف عام میں غلط طور پر استعمال ہونے لگا ہے۔ ورنہ اسکے اصلی معنے پُورا کرنے اور ادا کرنے کے ہیں نہ کہ کھونے اور ضائع کرنے کے۔ مجھے اسکا اس لئے خیال آیا کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب نے بھی ایک جگہ اس لفظ کے غلط استعمال کے متعلق ذکر کیا ہے۔

(852) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی کا کو نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضرت صاحب نے جماعت میں بکروں کی قربانی کا حکم دیا تھا۔ تو ہم نے بھی اس ارشاد کی تعمیل میں بکرے قربان (صدقہ) کروائے تھے۔ اسکے کچھ عرصہ بعد مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا بھاری جلوس آ رہا ہے اور اس جلوس کے آگے کوئی شخص رتھ میں سوار ہو کر چلا آ رہا ہے جس کے اردگرد پردے پڑے ہوئے ہیں اور لوگوں میں شور ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے۔ میں نے آگے بڑھ کر رتھ کا پردہ اُٹھایا تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تم نے صدقہ نہیں کیا؟ مَیں نے کہا۔ حضور ہم نے تو صدقہ کروا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اور کروا دو۔ چنانچہ مَیں نے اور صدقہ کروا دیا۔ اس زمانہ میں دو روپیہ میں بکرا مل جاتا تھا اور ہم نے پانچ پیسے میں سیر گوشت خریدا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ غالباً اس زمانہ کی بات ہے جب حضرت صاحب 1905ء والے زلزلہ کے بعد باغ میں جا کر ٹھہرے تھے۔

(853) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک شخص بمبئی کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کو آیا۔ اسکی داڑھی اور مونچھیں سب سفید تھیں۔ حضور نے ملاقات کے بعد ان سے پوچھا، آپ کی کیا عمر ہوگی۔ وہ شخص کہنے لگا کہ حضرت میں نے تو اپنا کوئی بال سیاہ دیکھا ہی نہیں نکلتے ہی سفید ہیں۔ یاد نہیں کہ اس نے اپنی عمر کتنی بتائی۔ اسکی بات سے حضرت صاحب نے تعجب کیا اور پھر گھر میں جا کر بھی بیان کیا کہ آج ایک ایسا شخص ملنے آیا تھا۔

(854) بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے دوسری شادی کی تو کسی وجہ سے جلدی ہی اس بیوی کو طلاق دیدی۔ پھر بہت مدت شاید سال کے قریب گزر گیا تو حضرت صاحب نے چاہا کہ وہ اس بی بی کو پھر آباد کریں چنانچہ مسئلہ کی تفتیش ہوئی اور معلوم ہوا کہ طلاق بائن نہیں ہے بلکہ رجعی ہے اس لئے آپ کی منشاء سے ان کا دوبارہ نکاح ہو گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پہلی بیوی سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے اولاد نہیں ہوتی تھی اور حضرت صاحب کو آرزو تھی کہ ان کے اولاد ہو جائے۔ اسی لئے آپ نے تحریک کر کے شادی کروائی تھی۔

(855) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہر الٰہی سلسلہ کا پہلا اور آخری نبی قتل سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ مگر درمیانی نبی اگر ان کے ساتھ مخصوص طور پر حفاظت کا وعدہ نہ ہو اور وہ اپنی بعثت کی غرض کو پورا کر چکے ہوں تو وہ قتل ہو سکتے ہیں چنانچہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل سے محفوظ رکھا اور محمدی سلسلے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل سے محفوظ رکھا اور میرے ساتھ بھی اسکا حفاظت کا وعدہ ہے۔ مگر فرماتے تھے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام دشمنوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ......☆......☆......

7 اکتوبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ ڈیلاس تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور آج امریکہ کی ٹیکساس سٹیٹ کے شہر ڈیلاس (Dallas) میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت کی نئی مرکزی مسجد ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ کا افتتاح ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ میں جماعت ڈیلاس (Dallas) کے علاوہ امریکہ بھر کی جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے پہنچے تھے۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں

Queens	Houston
Georgia	Austin
Fort Worth	Maryland
North Virginia	Tulsa
South Virginia	Bay Point
San Diego	San Jose
Central Jersey	Richmond
Lehigh Valley	Portland
North Jersey	Brooklyn
Oshkosh	Buffalo
Charlotte	York
Chicago	Detroit
Kansas City	Boston
Long Island	Pittsburg
Philadelphia	Alabama
Sacramento	Albany
Cleveland	Baltimore
Miami	Hawaii
Tuscon	Phoeniy
Syracuse	Willingboro
-	Malawaki

اور دیگر جماعتوں سے آئے تھے۔

بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے پہنچے تھے۔

Maryland سے آنے والے احباب 1367 میل، لاس اینجلیز سے آنے والے احباب اور خواتین 1433 میل جبکہ Queen کی جماعت سے آنے والے احباب 1578 میل کا سفر طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے آئے تھے۔

پھر ایک بڑی دور کی جماعت سیاٹل (Seattle) سے آنے والے احباب 2095 میل کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کیلئے پہنچے تھے۔

نمازِ جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اڑھائی ہزار سے زائد تھی۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا (اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر اردو مورخہ 3 نومبر 2022ء کے شمارہ میں شامل اشاعت ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ پہلی مرتبہ ڈیلاس (Dallas) ٹیکساس سٹیٹ سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہِ راست ساری دنیا میں نشر ہوا۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ 2 بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت Forthworth کا وزٹ

آج پروگرام کے مطابق Dallas سے جماعت Fort Worth کیلئے روانگی تھی۔ ڈیلاس سے فورٹ ورتھ کا فاصلہ 53 میل ہے۔ 6 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Fort Worth کیلئے روانگی ہوئی۔

پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو escort کیا اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کرتے رہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 7 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت القیوم Fort Worth میں ورودِ مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مقامی جماعت کے صدر مکرم سعید صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرفِ زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ ہر طرف خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے، ’السلام علیکم حضور‘ اور ’انّی معک یا مسرور‘ کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ اس جماعت کیلئے یہ انتہائی مبارک اور بابرکت لمحات تھے۔ ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم پہلی بار اس جماعت کی سرزمین پر پڑے تھے۔ ان کیلئے ایک ایسی خوشی کا سماں تھا جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔

حضور انور ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے رہے۔ بعدازاں حضور انور نے ’’مسجد بیت القیوم‘‘ کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کی lobby میں اس عمارت کے دو بڑے نقشہ جات آویزاں کیے گئے تھے۔ صدر صاحب جماعت نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس عمارت کے دائیں اور بائیں دو مینار تعمیر کیے جائیں گے اور اسی طرح ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ مینار اور گنبد نقشہ میں ظاہر کیے گئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے مردانہ ہال اور خواتین کے ہال کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور لائبریری کے اندر تشریف لے گئے۔ علاوہ ازیں جماعتی دفاتر، میٹنگ روم اور تبلیغی روم بھی دیکھے اور ملٹی پرپز ہال اور لجنہ کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔

مسجد بیت القیوم کی یہ عمارت 4.7 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ قطعہ زمین 2018ء میں 7 لاکھ 75 ہزار ڈالرز کی قیمت میں خریدا گیا تھا۔ یہاں پر جو تعمیرات موجود ہیں ان کا مسقّف ایریا 13 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس عمارت میں جماعتی دفاتر کی تعداد آٹھ ہے۔ اس کے علاوہ ایک gym (فٹنس روم) بھی بنایا گیا ہے۔ مسجد کے مردانہ اور خواتین کے ہال میں 300 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اس عمارت کے باقی ہالز اور lobbies وغیرہ شامل کیے جائیں تو ہزار کے لگ بھگ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ پارکنگ ایریا کی طرف بھی تشریف لے گئے اور زمین کی حد بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں ایک میز پر مسجد کے دو مختلف نقشہ جات پرنٹ کر کے رکھے گئے تھے اور دو میناروں کے سنگ بنیاد کیلئے دو اینٹیں بھی رکھی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں ایک باسکٹ بال بھی رکھا گیا تھا۔ خدام یہاں باسکٹ بال بھی کھیلتے ہیں۔ مقامی صدر جماعت کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دونوں نقشوں پر اپنے دستخط فرمائے۔ باسکٹ بال پر بھی اپنے دستخط فرمائے اور میناروں کی تعمیر کیلئے دونوں اینٹوں پر اپنی ’’الیس اللہ بکاف عبدہٗ‘‘ والی انگوٹھی مَس کر کے دعا کی۔ بعدازاں حضور انور کچھ دیر کیلئے دفتر تشریف لے گئے۔

اس دوران مقامی احباب ہال میں بیٹھ چکے تھے اور خواتین ایک دوسرے ہال میں جمع ہو چکی تھیں۔ 7:30 بجے حضور انور ہال میں تشریف لائے، ہال کے دروازہ پر ایک مقامی امریکن خاتون اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ موصوفہ اِس شہر کی زوننگ افسر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کیلئے آئی تھیں۔ حضور انور ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے ان کے پاس کھڑے ہوئے اور گفتگو فرمائی۔

اجتماعی ملاقات جماعت فورٹ ورتھ

بعدازاں پروگرام شروع ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے دریافت فرمایا یہاں کتنے اسائلم سیکرز ہیں، ہاتھ کھڑا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کیا سب نے کام شروع کر دیا ہے۔ جس پر سبھی نے کہا کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے دل یہاں لگ گئے ہیں۔ اگر نہیں لگے تو لگانے پڑیں گے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو لوگ مجھے مل چکے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے تو حضور انور نے فرمایا۔ اسائلم سیکرز میں سے زیادہ تعداد ہے جو مجھے مل چکی ہے۔

اسکے بعد سیکرٹری وقفِ نو جو سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی ہیں نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ کی مقامی جماعت میں کتنے واقف نو بچے ہیں۔ کیا تعداد ہے؟ موصوف نے بتایا کہ دس بچے ہیں اور جو لڑکیاں ہیں ان کے پروگرام وغیرہ لجنہ کرتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ خواہ لجنہ پروگرام کرتی ہو۔ لیکن ریکارڈ آپ کے پاس بحیثیت سیکرٹری ہونا چاہیے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ بچیوں کی تعداد 13 ہے۔ اس طرح کل 23 ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے سیکرٹری بھی ہیں۔ وقفِ عارضی کے پروگرام بھی بنائیں۔ تبلیغ کریں، لٹریچر دیں، باہر نکلیں، لوگوں سے رابطے کریں اور یہاں اپنے مرکز آنے کی دعوت دیں۔ ہر مہینے میں مختلف جگہوں سے پندرہ بیس لوگ مل جائیں گے تو پورے علاقے میں اسلام کا تعارف کروا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو جو وسائل یہاں مہیا ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے جو جو کام ہوسکتا ہے آپ لوگوں کو کرنا چاہیے۔

بعدازاں سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کا پلان کیا ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم نے ہفتہ وار پروگرام شروع کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے مہمان اپنے سینٹر میں بلاتے ہیں اور اُن سے بات چیت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو آپ کے یہاں ہمسائے ہیں ان کو بھی بلائیں، بروشر، لیف لیٹس تقسیم کرنے کا پروگرام بنائیں۔ اپنے شہر کی آبادی کا جائزہ لیں۔ کتنی آبادی ہے، کون کون سے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ وائٹ امریکن، افریقن امریکن، ایشین، لاطینی امریکن، یہ کتنی کتنی تعداد میں آباد ہیں؟ پہلے سارا جائزہ لیں اور پھر ایک ethnic گروپ کے حساب سے اپنا تبلیغی پلان بنائیں۔

سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے یہ مسئلہ ہے کہ لوگوں کو مسجد لانے کیلئے بہت کوشش کرنی پڑ رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا مسلسل محنت کرنی پڑے گی۔ جو نہیں آ رہے ان کو روزانہ یاد دہانی کروائیں۔

بعدازاں صدر صاحب جماعت فورٹ ورتھ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور کی آمد کے ساتھ آج ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شکریہ تب ہوگا جب مسجد کو آباد کریں گے۔ حضور انور کے استفسار پر صدر صاحب نے بتایا کہ مسجد سے پندرہ منٹ تک کے فاصلہ پر تیس چالیس فیصد احمدی آباد ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ فجر اور مغرب عشاء پر حاضری پچاس فیصد ہونی چاہیے اور یہ کم از کم ٹارگٹ رکھیں اور اس کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ویسے تو سو فیصد ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا پٹرول مسجد آنے کیلئے رکھیں اور باقی اپنی شاپنگ کیلئے، خرید و فروخت کیلئے پیدل جائیں۔

خواتین کی طرف سے ایک غیر ملکی خاتون نے سوال کیا کہ عورتوں کے خاص ایام میں نماز، قرآن کریم کی تلاوت وغیرہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو محدود دن ہیں، ان میں نماز نہیں پڑھی جاتیں اور نہ تلاوت قرآن کی جاتی ہے، لیکن ذکر الٰہی کر سکتے ہیں، دعائیں کر سکتے ہیں، حدیث میں دعائیں ہیں، کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھ سکتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر صدر صاحبہ لجنہ مجلس فورٹ ورتھ نے بتایا کہ یہاں خواتین کی تجنید 70 ہے اور ان میں زیادہ تعداد مستعد اور فعال ہے جبکہ ایک حصہ فعال نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ عورتوں کی تربیت کا پروگرام ایسا بنائیں کہ وہ آگے اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر لجنہ کی عاملہ active ہو جائے تو مسجد میں آنے والوں کی حاضری بڑھ سکتی ہے۔ اپنے مردوں کو مسجد بھجیں۔ اسی طرح مقامی جماعت کی عاملہ کے ممبران، خدام، انصار کی عاملہ کے ممبران active ہوں اور باقاعدہ نمازوں پر آنے والے ہوں تو مسجد کی حاضری بہت بڑھ جائے گی۔

اسکے بعد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی عاملہ نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ایک دوست فراز احمد صاحب نے مسجد اور اس کمپلیکس کی renovation میں بہت زیادہ خدمات سرانجام دی ہیں اور سارا کام طوعی طور پر کیا ہے۔ موصوف کو بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف نصیب ہوا۔

یہ پروگرام 7 بجکر 50 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت القیوم‘‘ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اب یہاں سے واپس ڈیلاس (Dallas) کیلئے روانگی کا پروگرام تھا۔

’’مسجد بیت القیوم‘‘ اور اس سارے کمپلیکس کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ بہت ہی خوبصورت منظر تھا۔ ان روشنیوں کی وجہ سے مسجد کے اردگرد کا سارا علاقہ روشن تھا اور سارے ماحول میں ایک خوشی کا سماں تھا۔

8 بجکر 20 منٹ پر یہاں سے ڈیلاس کیلئے روانگی ہوئی۔

پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو escort کیا اور جگہ جگہ دوسری گاڑیوں کو روک کر راستہ کلیئر کرتے رہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 9 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الاکرام ڈیلاس آمد ہوئی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد وخواتین حضور انور کے واپس آنے کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆

8 اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے روزانہ FAX اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے بھی خطوط اور مختلف شعبوں کی رپورٹس حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔ حضور انور ان خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 بجکر 30 منٹ پر ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں کھانا پکانے والی ٹیم کے ممبران سے گفتگو فرمائی۔ ضیافت ٹیم کے ممبران کچن کے باہر کھڑے تھے۔ ممبران نے عرض کیا کہ ہم کل یہاں سے اپنا سارا کام سمیٹ کر میری لینڈ جا رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا وہاں بیت الرحمٰن میں بھی آپ کی ٹیم سارا انتظام سنبھالے گی۔ جس پر سب ممبران نے عرض کیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سب وہاں سارا کام سنبھالیں گے اور کل ہم مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) پہنچ جائیں گے اور حضور انور کے دورہ کے آخر تک یہ ذمہ داری ادا کریں گے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الاکرام ’’ڈیلس کی افتتاح کے سلسلہ میں تقریب

پروگرام کے مطابق 5:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاکرام کی lobby میں تشریف لے آئے۔ آج ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ ڈیلس کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض شخصیات کا تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ جس کا انتظام مسجد کی لابی (Lobby) میں کیا گیا تھا۔

سب سے قبل آنریبل Michael Mccaul، یوایس کانگریس مین نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوف اس وقت Ranking Member of the House Foreign Affairs Committee ہیں۔ کانگریس مین نے حضور انور سے کہا کہ آپ کا دنیا بھر میں امن اور محبت پھیلانے کا پیغام مجھے بہت پسند ہے اور میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کاش یہ لوگ سمجھ جاتے، پیغام اچھا ہے لیکن لوگ اسے سمجھنے یا اس پر عمل کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس پیغام کو کیسے پہنچا سکتے ہیں۔

کانگریس مین McCaul نے کہا کہ پوری امریکی کانگریس آپ کی حمایت کرنے کیلئے تیار ہے۔ میں Counter Terrorism پر اسپیکر تھا، ہوم لینڈ سیکورٹی کا چیئر مین تھا اور Foreign Affairs کی کمیٹی کا آنے والا چیئرمین ہوں اور مجھے لوگوں سے مل کر دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کا کیا مشن ہے۔ ہم extremism کے خلاف آپ کی جدوجہد میں آپ کی حمایت کرتے ہیں۔

کانگریس مین Mccaul کے پاکستان اور افغانستانی حکومت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب سے امریکی افواج افغانستان سے نکلی ہیں وہاں افراتفری ہے۔ وہاں حکومت نہیں ہے۔ وہاں انتہا پسندی ہے۔ ملک دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے قبضے میں ہے۔ اب وہ اس پیغام کو پاکستان تک لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیاستدان بھی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف انتہا پسندی کو استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ اس خطے میں امن چاہتے ہیں تو بڑی طاقتیں آگے بڑھیں۔

اس پر کانگریس مین نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ مسلمان دنیا میں انتہا پسندی کے خلاف واحد راہنما ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے تو اسلام کی تعلیمات نے ہمیں یہ کبھی نہیں سکھایا کہ اسلام میں انتہا پسندی کی کوئی جگہ ہے۔ یہ سب مولویوں اور ملاؤں کا غلط تصور ہے۔

کانگریس مین Mccaul نے کہا کہ میں احمدیہ کاکس (Caucus) کے چیئرمین کی حیثیت سے قیادت کروں گا۔ میں آپ کیلئے کانگریس حمایت کیلئے تمام کانگریسیوں کی حمایت کروں گا۔ جس پیغام کیلئے آپ کھڑے ہیں تاکہ ایک دن شاید آپ اپنے وطن واپس آسکیں۔

بعد ازاں موصوف نے کہا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ پڑھ رہے ہیں اور ان کو کافی دلچسپ لگی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات امن، محبت اور ہم آہنگی کی تھیں۔ یہ باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی بنیادی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے بانی نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے مسیح ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر آئے ہیں۔ وہ وہی پیغام لائے ہیں جو عیسیٰ کا تھا۔ آپ کی ذات میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی ہو چکی ہے۔

پھر کتاب کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ صلیب سے بچ گئے اور پھر ہندوستان ہجرت کر گئے اور اب کافی تعداد میں ایسے مؤرخین ہیں جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے ہی ہوا ہے۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ کو انسانیت کی تعلیمات کا احترام کرنا چاہیے اور اس طرح ہر ایک کا حق ادا کر کے ہم اس دنیا میں خوش اسلوبی سے رہ سکتے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی کہا ہے کہ میرا پیغام ہے کہ آپ کا کوئی بھی مذہب ہو لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے خالق کا حق ادا کریں۔ بس یہ ہے مسیح موسیٰ کا پیغام اور یہ ہے مسیح محمد ﷺ کا پیغام۔

کانگریس مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب اپنے ساتھ لائے تھے اور حضور انور سے کتاب پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے کتاب پر دستخط فرمائے۔ بعد ازاں موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق درج ذیل 13 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی۔

اس ملاقات میں کانگریس مین Mike McCaul بھی شامل تھے

Mr.Carl Clemencich (سٹی کونسل مین Allen ڈیلس)
Dr.Robert Hunt ڈائریکٹر آف گلوبل ٹیکنالوجی ایجوکیشن Southern Methodist University
Mr.Paul Voekler میئر رچرڈسن ٹیکساس (وصوف بیت الاکرام کے سنگ بنیاد کی تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے)
Mr. Sandeep Srivastava (موصوف کانگریس کے candidate ہیں)
Mr.Kurt Werthmuller (موصوف یونائیڈ سٹیٹس کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم کے سپروائزری پالیسی analyst ہیں)
Mr.Brian Harvey (چیف آف پولیس Allen ٹیکساس)
Mr.Salman Bhojani پاکستانی امریکن Corporate Lawyer (موصوف سٹی کونسل Euless کے سابق ممبر بھی رہے ہیں)
Mr.Craig Hill (Dean of Perkins School of Theology Methodist University)
Mr.Azfar Moin Dean Department of Religious Studies (یونیورسٹی آف ٹیکساس)
Dr.Basheer Ahmad مسلم سائیکاٹرسٹ
Nicole Collier سٹیٹ کانگریس وومن
Mary Mcdermott (Prominent Figure in Dallas) مسجد بیت الاکرام کے ساتھ جو ملحقہ وسیع وعریض قطع زمین ہے، یہ خاتون اسکی مالک ہیں، انہوں نے اپنی یہ زمین جماعت کو ان دنوں پارکنگ کیلئے دی ہوئی ہے

اس اجتماعی ملاقات کے دوران خاتون McDermott نے کہا میں نے آپ کی کمیونٹی کو اپنی ساتھ والی زمین پارکنگ کیلئے دی ہوئی ہے۔ کمیونٹی کیلئے لوگ زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کیلئے میرے بہت شکر گزار ہیں اور مجھ پر مہربان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس علاقے میں آپ کی کتنی زمین ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ اب 400 ایکڑ ہے اور میں اس پر کاشت بھی کرتی ہوں۔ یہ زمین مجھے والدہ سے ملی ہے۔ والدہ کی وصیت تھی کہ 120 ایکڑ شہر کی انتظامیہ کو پارک وغیرہ بنانے کیلئے دے دوں۔ چنانچہ اب باقی 400 ایکڑ میرے پاس ہے۔ اسی پر

اب جماعت کے لوگ اپنی گاڑیاں پارک کر رہے ہیں۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف مظالم ہو رہے ہیں تو آپ احمدیوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے انہیں کیا ہدایت، پیغام دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ پختہ، مضبوط ایمان رکھتے ہیں تو ثابت قدم رہیں گے۔ اگر آپ ابتدائی اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ مکہ میں ابتدائی مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا جاتا تھا لیکن وہ ان مظالم پر ثابت قدم رہے۔ پس آج بھی اس ظلم وستم کے باوجود اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ صحیح طریق پر ہیں اور آپ حق پر ہیں تو پھر آپ ثابت قدم رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: چند لوگ ہوتے ہیں، ایک فیصد سے بھی کم جو یہ مظالم برداشت نہیں کر سکتے اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ہمارے احمدیوں کو شہید کیا گیا، جیلوں میں ڈالا گیا، مارا پیٹا گیا، ان کی روزانہ کی زندگی کو ان کیلئے مشکل بنا دیا گیا ہے لیکن وہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں اور Survive کر رہے ہیں۔

ایک مہمان Sandeep Srivastava صاحب نے عرض کیا کہ وہ لکھنؤ انڈیا سے ہیں اور یہاں ٹیکساس ڈسٹرکٹ 3 سے کانگریس کے candidate ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ امید رکھتے ہیں کہ جیت جائیں گے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ حضور کی دعائیں مل جائیں گی تو جیت جائیں گے۔

چیف آف پولیس Brian Harvey کا حضور انور نے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ کی کمانڈ میں پولیس بہت تعاون کر رہی ہے۔

ایک مہمان اظفر معین صاحب جو ٹیکساس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں کہنے لگے کہ میں صوفی ازم کے بارہ میں بھی پڑھاتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تو آپ احمدیہ لٹریچر بھی پڑھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اس بارہ میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔

ایک مہمان ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے Intra-Faith آرگنائزیشن بنائی ہے جس میں احمدی، سنی، شیعہ اور دوسرے فرقوں کے بھی نمائندے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ مختلف مذاہب، کمیونٹیز آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں، آپس میں بات چیت کریں، امن سے رہیں اور آپس میں ہم آہنگی پیدا کریں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اپنی تصنیف کردہ دو کتب ساتھ لائے تھے۔ ایک کتاب انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش کی اور دوسری کتاب اپنے پاس رکھنے کیلئے حضور انور کے دستخط کروائے۔

یہ اجتماعی ملاقات 6 بجکر 10 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ بعد ازاں 6 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتی عہدیداران اور نمائندوں کے علاوہ 140 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔ علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجینئرز، سیکورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سید لبیب جنود صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم نعیم صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، یو ایس اے) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اسکے بعد Allen شہر کی سٹی کونسل کے ممبر آنریبل Carl Clemencich نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آج مسجد بیت الاکرام کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شامل ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ مسجد Allen شہر کے Hedgcoxe Road پر واقع ہے۔ میں میئر اور Allen شہر کی تمام سٹی کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اس زبردست کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران اور باقی دوسرے احباب جو آج کے پروگرام میں شامل ہیں۔ سب ہی بہت خوش قسمت ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ خود اس تقریب میں شامل ہونے کیلئے امریکہ تشریف لائے ہیں۔ Allen شہر کیلئے یہ ایک خاص لمحہ ہے کہ بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ اس شہر کی کثیر الجہتی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور جماعت احمدیہ کا بھی اس میں خاص کردار رہا ہے۔ یہاں تقریباً دو دہائیوں سے جماعت احمدیہ موجود ہے اور ہماری کمیونٹی کا ایک بنیادی حصہ بن چکی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں، جیسے غرباء کیلئے کھانا تقسیم کرنا، ضرورت مندوں کیلئے کپڑے جمع کرنا اور بہت سے دیگر مواقع پر اس علاقے کے ضرورت مند رہائشیوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ ان تمام خدمات کے پیچھے حضور انور کی قیادت ہے اور اس لیے ہم بہت شکر گزار ہیں کہ آپ کے خلیفہ اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کیلئے Allen شہر میں تشریف لائے۔

حضور کا امن، انصاف اور انسانیت کی خدمت کا پیغام جو آپ تمام دنیا کو دیتے ہیں اس کی اس شہر میں بھی ضرورت ہے۔ یہ Allen شہر کی خوش قسمتی ہے کہ ایک امن پسند اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی کمیونٹی نے اس شہر کو اپنایا اور اس شہر میں یہ خوبصورت مسجد بنائی۔ میری خواہش ہے کہ میری یہ مسجد نہ صرف اس شہر کیلئے بلکہ اس تمام علاقہ کیلئے ایک امید کی کرن ثابت ہو۔ امید ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں اور اس علاقہ میں ہمارے باہمی تعلقات مضبوط کرنے اور امن قائم کرنے کیلئے ایک مثبت کردار ادا کرے گی۔

آخر میں انہوں نے میئر اور Allen شہر کی کونسل کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس شہر کی چابی پیش کی۔

اسکے بعد پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ (Dr Robet Hunt) جو کہ Southern Methodist Universities, Perkins School of Theology میں گلوبل تھیولوجیکل (Global Theological) شعبہ کے ڈائریکٹر ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا:

میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے Methodist University سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو آج کے تاریخی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔ یہ میرے لیے بہت فخر کی بات ہے کہ میں آج جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی معیت میں ہوں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب دو خوبیوں کو فروغ دینے کیلئے وقف ہیں جس میں پہلی مذہبی آزادی اور دوسری بین المذاہب مکالمہ ومخاطبہ ہیں۔ ان دونوں خوبیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ مذاہب کے اندر اگر باہمی افہام وتفہیم نہ ہو اور باہمی احترام نہ ہو تو تفرقہ کی آواز کو تقویت ملتی ہے اور میں یہ بات اس بنیاد پر کرتا ہوں کہ میری آدھی بالغ زندگی ایسے ممالک میں گزری ہے جہاں میں خود مذہبی اقلیت میں تھا۔

یہاں امریکہ میں، جہاں ہمیں آئین میں مذہبی آزادی دی گئی ہے، ہم پر لازم ہے کہ نہ صرف مذہبی کمیونٹیز کیلئے بلکہ ہر شخص کیلئے یہ آزادی برقرار رکھیں۔ اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مغربی حکومتیں جو کہ مذہب سے منسلک نہیں ہوتیں اس لیے مذہبی آزادی کو دباتی ہیں۔ مگر یہ بات کسی صورت درست نہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن کسی مذہب کے گمراہ پیروکار ہوتے ہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن وہ جنون پسند پیروکار ہوتے ہیں جو فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں۔ لہٰذا چاہے ہم فرقہ وارانہ حالات میں پھنسے ہوئے ہوں یا کسی خاص طبقہ کی سوچ کو بدلنے کی کوشش میں ہوں، یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی میسر ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور اسی وجہ سے یہ جماعت مذہبی آزادی کی کاوشوں میں صف اوّل پر رہی اور یہی چیز ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور کھلی ذہنیت کے ساتھ پیش نہ آئیں، ہم تفرقہ بازی پر قابو نہیں پا سکتے اور ان منفی افکار کو معاشرے سے ختم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایک دوسرے کی مذہبی آزادی اور وقار کا خیال کرنا پڑے گا ورنہ ہر شخص اس مذہبی آزادی کو کھو دے گا۔ مجھے امید ہے کہ حضور کا یہاں تشریف لانا اور اس مسجد کا بننا ہماری حوصلہ افزائی کرے گا تاکہ ہم باہمی بات چیت کے ذریعہ ایک امن پسند اور قابل احترام معاشرے کے حصول کیلئے اپنی کاوشوں کو اَور بھی تیز کر دیں۔

اسکے بعد Republican کانگریس مین آنریبل Michael McCaul نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آج میرے لیے یہاں آنا بڑے فخر کی بات ہے۔ دنیا کے تین مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی تاریخ جوڑتے ہیں۔

آج میں حضور سے دوسری دفعہ ملا ہوں اور ان کا یہ یقین ہے کہ حضرت ابراہیم سے وابستہ یہ تینوں مذاہب امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس بات کا تجربہ جماعت احمدیہ سے زیادہ کس کو ہو سکتا ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جو پاکستان میں ظلم کا نشانہ بنائی جا رہی ہے اور اسی وجہ سے حضور لندن میں مقیم ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹ نے بڑی فصاحت سے بیان کیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے مذہبی آزادی کے حق میں آواز بلند کی۔

موصوف نے اس مسجد پر مبارک باد دی اور کہا:

مجھے حضور انور کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی تعلیم، نئے عہد نامہ اور انجیل کے بارہ میں بات کرنے کا موقع ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جماعت احمدیہ سے امن، رحم دلی اور محبت کے بارہ میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری پرورش بطور کیتھولک ہوئی ہے میں اب امریکی کانگریس میں احمدیہ کاکس (Ahmadiyya Caucus) کا چیئرمین ہوں۔ اس کاکس میں دونوں پارٹیوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ممبران شامل ہیں۔ میں آج شام جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ کو Texas، Illinois اور Maryland میں خوش آمدید کہتا ہوں اور خاص طور پر دنیا میں امن پھیلانے اور قوموں میں اتحاد قائم کرنے، عدم تشدد، انتہا پسندی کے خاتمہ، غربت کے خاتمہ، اقتصادی مساوات، عالمی انسانی حقوق کیلئے اور عالمی مذہبی آزادی کیلئے آپ کی کوششوں کو سراہتا ہوں۔

قیامِ امن کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا شمار صفِ اول کے راہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے خطبات، تقاریر، کتب اور اپنی ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ امن کو فروغ دیتے ہیں اور مسلسل انسانیت کی خدمت اور انسانی حقوق، امن اور معاشرے میں انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ جبکہ جماعت احمدیہ کو بار بار مشکلات، امتیازی سلوک اور ظلم وستم اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 28 مئی 2010ء کو اٹھاسی احمدی مسلمانوں کو پاکستان کی دو مساجد میں دردناک طریقے سے دہشتگردوں نے قتل کیا اور متعدد احمدی مسلمانوں کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا۔ اس ظلم وستم کی جاری داستان کے باوجود حضور نے دوسروں سے انتقامی تشدد کرنے سے منع فرمایا جو کہ ایک بہت ہی عظیم عمل ہے۔

حضور نے مذہبی آزادی پر زور دیا جو اسلامی تعلیم پر مبنی ہے اور امریکہ کے قوانین میں بھی شامل ہے۔ آپ نے اس دورہ میں زائن میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا اور آج یہاں Allen میں بھی اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ حضور نے اپنے دنیا بھر کے دوروں میں انسانیت کی خدمت کے جذبہ کو فروغ دیا ہے اور اس ضمن میں مختلف ممالک کے صدران، وزیر اعظم، ارکان پارلیمنٹ اور مذہبی راہنماؤں سے ملے ہیں۔ آپ نے بار بار دنیا کے راہنماؤں کو سمجھایا کہ حقیقی اور دیرپا امن کیلئے انصاف ضروری ہوگا۔

حضور نے دنیا کی بہت سی مظلوم قوموں کے حقوق کیلئے آواز اٹھائی۔ آپ 2008ء، 2012ء، 2013ء اور 2018ء میں امریکہ تشریف لائے۔ آپ نے 27 جون 2012ء کو یو ایس کیپٹل کی Ravern House Building میں دونوں پارٹیوں کی طرف سے منعقدہ ایک استقبالیہ میں خطاب فرمایا جس میں امن کے راستے اور بین الاقوامی منصفانہ تعلقات پر بات کی۔

ہماری خواہش ہے آپ دوبارہ ہمارے دارالحکومت میں آکر خطاب فرمائیں۔ آپ نے 2020ء میں یو کے کی ایک Ministerial Conference میں خطاب فرمایا جس کا موضوع ”آزادئ مذہب“ تھا۔

آپ نے 2022ء میں واشنگٹن میں ہونے والے عالمی مذہبی SUMMIT کیلئے بھی ایک خصوصی پیغام بھیجا۔

ہم آپ کی انفرادی اور بین الاقوامی امن کے قیام کیلئے انتھک کوششوں کو سراہتے ہیں اور آپ کی شدت پسندی اور دہشت گردی کی پرزور مذمت کرنے پر سلام پیش کرتے ہیں اور آخر میں ہم آپ کی ان کاوشوں کو سراہتے ہیں جن میں آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کی راہنمائی فرمائی کہ تمام ظلم و جبر کے باوجود انتقام نہیں لینا۔ حضور آپ کا بہت شکریہ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 43 منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

خطاب سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور مہمانوں کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں سب سے پہلے اس موقع پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ یہ ہماری نئی مسجد، جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ کی تقریب ہے۔ یہ ایک خالصتاً مذہبی تقریب ہے، جس کی میزبانی ایک اسلامی کمیونٹی کررہی ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ میں سے زیادہ تر مسلمان نہیں ہیں یا جماعت احمدیہ مسلمہ کے ممبرز نہیں ہیں، آپ کی اس تقریب میں شمولیت آپ کی کشادہ دلی، مہربانی اور بردباری کی عکاسی کرتی ہے اور اس وجہ سے میں آپ کو قابلِ تعریف سمجھتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تعریف کے یہ الفاظ محض مہذب دِکھنے کی کوشش نہیں بلکہ یہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں اور درحقیقت میرا فرض ہے کہ میں آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دوسروں کا شکرگزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا''۔ بحیثیت مسلمان، ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسجد کو بنانے کی توفیق اور وسائل عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور درحقیقت اللہ کا شکر ادا کرنا اسی وقت ممکن ہے جب ہم اس کی مخلوق کے بھی شکر گزار اور قدردان ہوں۔ لہٰذا بحیثیت ایک مسلمان آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اور آپ کی عزت افزائی کرنا میرا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اسی طرح میں ان تمام لوگوں کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس پروجیکٹ میں مدد کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت کی طرف سے تعمیر کردہ تمام مساجد کے بنیادی مقاصد ہمیشہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہماری مساجد ہمارے احباب کیلئے ایک جگہ جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ دوسرا ہماری مساجد ہمیں خدا کی مخلوق کی خدمت کرنے اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کرنے کی توفیق دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ انتہائی دکھ اور افسوس کا باعث ہے کہ بہت سے لوگ اسلام کو ایک انتہا پسند اور تنگ نظر مذہب سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس شہر کے بھی بعض مقامی لوگ اس مسجد کے بننے سے خائف ہوں یا خدشات رکھتے ہوں۔ جیسا کہ بعض دیگر مقامات پر جہاں ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں وہاں کے بعض مقامی افراد نے اپنے خدشات یا تحفظات کا اظہار کیا کہ نئی مساجد اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ان کے قصبے یا شہر کے امن وسلامتی کو شاید نقصان پہنچائے۔ اگر کسی کو اس قسم کے خدشات لاحق ہوں تو میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مخلص مسلمان جو اسلام کی تعلیمات کو سمجھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے، وہ کبھی بھی ایسا کام نہیں کرسکتا جس سے اسلام کا غلط تصور پیش ہو یا بدنامی کا باعث ہو اور نہ کبھی وہ غیر مسلموں کیلئے تکلیف یا پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ پس میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ یہ مسجد آپ کیلئے یا دوسرے شہریوں کیلئے کبھی بھی کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔ یہ مسجد معاشرے میں انتشار کے بیج بونے کے بجائے معاشرے کی بہتری کیلئے مقناطیسی قوت کا کام کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مسجد کی اصل غرض اور مقصد ہر قسم کے مذہب اور عقیدہ کے لوگوں کے درمیان محبت اور احترام کو فروغ دینا اور دائمی امن کا ذریعہ بننا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہمیشہ یہی مقاصد رہیں گے۔ ہمارا یہ عزم صرف اسی جگہ کیلئے نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی اور جب بھی ہم مسجد بنائیں گے، ہمارا یہی عزم ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مکہ میں اللہ کا مقدس گھر خانہ کعبہ تمام مسلمانوں کیلئے سب سے زیادہ قابل احترام اور معزز عبادت گاہ ہے۔ درحقیقت دنیا بھر کے تمام مسلمان عبادات بجالانے اور نماز ادا کرنے کیلئے کعبہ کی طرف ہی اپنا رخ کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھی گئی تاکہ زندگی کے تمام شعبوں اور اقوام تک امن اور سلامتی کا عالمگیر پیغام پہنچایا جاسکے۔ مسجدیں جو کعبہ رخ بنائی گئیں، یہ صرف ظاہری طور پر کعبہ کی سمت کی پیروی کرنے کیلئے نہیں بنائی گئیں بلکہ ہر مسجد اور اس کے اندر عبادت کرنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے اغراض ومقاصد کو پورا کرے اور پوری دیانتداری سے ان کا عملی نمونہ پیش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خانہ کعبہ اور اس کے ساتھ ہر مسجد کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی گھر بن جائیں جو کھلے دل کے مالک، رحم دل اور مہربان ہیں اور اپنے قول وفعل کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کیلئے امن، صلح اور خیر سگالی کا پیغام دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک، جو امت مسلمہ کی مقدس ترین کتاب ہے، کی سورۃ آل عمران کی آیت 98 میں خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ''اور جو اس میں داخل ہو، وہ امن میں آجاتا ہے''۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ محض خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، یا اسکے قرب وجوار میں نماز ادا کرنا انسان کو امن اور خوشحال زندگی کی ضمانت دے گا۔ درحقیقت یہ آیت بتاتی ہے کہ سچا مسلمان وہی ہے جو خانہ کعبہ کے اصل مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمہ وقت اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دراصل یہ الفاظ'' اور جو اس میں داخل ہو، وہ امن میں آجاتا ہے'' اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف اور تمام بنی نوع انسان کیلئے امن وسلامتی فراہم کرنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اس طرح وہ نہ صرف خود امن پائیں گے بلکہ دوسروں کے امن کے بھی ضامن بن جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مخالفینِ اسلام کی طرف سے الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے جو تشدد اور جنگ وجدل کو فروغ دیتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات مسلمانوں کو جنگ میں شامل ہونے یا طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتیں، سوائے ان انتہائی سخت حالات کے جہاں ان کے خلاف ناحق جنگ چھیڑ دی جائے اور کھلے عام اسلام کو تباہ وبرباد کرنے کی کوشش کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کے اوائل میں صورت حال اس قدر سنگین تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع اور عالمگیر مذہبی آزادی کے اصولوں کو قائم کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کیلئے جنگ کی اجازت دی۔ ایسے حالات میں بھی اسلام نے جنگ کے سخت اصول وضوابط وضع کیے جن کے مطابق ظلم کا جواب بھی اسی تناسب سے ہو جس قدر ظلم ہوا ہے اور قیامِ امن کا معمولی سے معمولی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اسلام کے مطابق دفاعی جنگ کا مقصد کوئی انتقام یا بدلہ لینا نہیں بلکہ اس کا واحد مقصد ظلم، بربریت اور ناانصافی کا خاتمہ ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ جوں ہی ظلم وستم بند ہو تو جو بھی جنگی اقدامات کیے گئے ہوں، انہیں فوری روک دیا جائے اور عدل و انصاف سے کام لیا جائے۔ پس جب ابتدائی مسلمانوں کو، جو مسلسل ظلم وستم کا شکار تھے، اپنے دفاع کی اجازت دی گئی، وہ صرف اور صرف مذہبی آزادی کے سنہری اصول کو قائم کرنے کیلئے تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن مجید کی سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 126 میں اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے اس مقدس گھر کو برائی سے بچنے کیلئے بطور پناہ گاہ اور بنی نوع انسان کو متحد کرنے کیلئے بطور امن وسلامتی کا مسکن بنایا ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور دوسروں کو امن وسلامتی فراہم کرنے کے فریضہ پر زور دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر کوئی شخص دوسروں کو امن پہنچانے کا ذریعہ بننے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ قرآن پاک قیامِ امن کے حوالہ سے سورۃ فرقان کی آیت 64 میں مسلمانوں کی اس بارہ میں بھی راہنمائی کرتا ہے کہ اگر جہلاء یا مخالفین ان کے ساتھ تمسخر کریں یا بدتمیزی سے پیش آئیں تو انہیں شدید ردِعمل دکھانے کی بجائے کس قسم کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ وہ اشتعال انگیزی کے وقت اپنا وقار قائم رکھیں، صبر سے کام لیں، اور ''تم پر سلامتی ہو'' کہہ کر جواب دیں اور وہاں سے چلے جائیں۔ قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان جارحیت اور اشتعال انگیزی کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر امن کا پیغام دیں اور ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید برآں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کا آغاز اسی اعلان سے کرتا ہے کہ وہ ہر رنگ ونسل اور ہر مذہب کے ماننے والوں کا ربّ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا ہے کہ وہ کسی خاص مذہب یا دور کے لوگوں کا ربّ نہیں بلکہ وہ ہر قوم، ہر مذہب کے پیروکار اور ہر زمانے کے لوگوں کیلئے خالق ہے اور سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ یہ الفاظ بے مثال خوبصورتی اور حکمت کے حامل ہیں جو عالمی انسانی مساوات کے اصولوں کو ایک ناقابلِ ردحق قرار دیتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ اللہ کے انعامات اور احسانات کسی خاص رنگ ونسل تک محدود نہیں، بلکہ یہ نعمتیں بلاامتیاز ہر ایک پر نازل کی گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ، جو مسلمانوں کا معبود ہے، جب تمام انسانوں چاہے وہ عیسائی ہوں، یہودی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کوئی دوسرا مذہب رکھتے ہوں یا لادین ہوں، کا ربّ ہے تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان دوسروں کیلئے تکلیف یا مصیبت کا موجب بن جائے؟ بلکہ ایک سچے مسلمان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوگی کہ وہ انسانیت کو دکھ یا تکلیف پہنچانے کے بجائے آرام وسکون پہنچائے اور لوگوں کے مابین محبت اور اخوت قائم کرے اور امن کے قیام کا ذریعہ بنے۔ پس انسانی ہمدردی کی اس روح اور اس ایمان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے، ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم نہ صرف اس کی عبادت کرنا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ بلاامتیاز رنگ ونسل تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مساجد تعمیر کرنے کے علاوہ اپنے دین پر ہی عمل کرتے ہوئے ہم انتہائی پسماندہ ممالک اور علاقوں میں مختلف فلاحی منصوبے، ہسپتال اور میڈیکل کلینکس بھی تعمیر کرتے ہیں۔ اور ایسے افراد کو جو علاج کروانے کے متحمل نہیں ہوسکتے، انہیں طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم دنیا کے غریب علاقوں میں سکول کھولتے ہیں تاکہ وہاں کے مقامی بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ ہماری یہی آرزو اور دعا ہے کہ وہ بچے جو ہمارے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ تعلیم کے ذریعہ غربت کی اُن زنجیروں سے آزادی حاصل کریں جن میں ان کے خاندان کئی نسلوں سے جکڑے ہوئے ہیں اور پھر یہ بھی کہ وہ اس تعلیم کے ذریعہ اپنی قوموں اور لوکل کمیونٹی کی بھی ترقی اور خوشحالی کا باعث بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے Water for Life جیسے پروگرام بھی شروع کیے ہیں، جس کے تحت دنیا کے دور افتادہ علاقوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ گو صاف پانی کے

ایک گلاس کو ہم معمولی سمجھتے ہیں لیکن ترقی پذیر دنیا کے لاکھوں لوگوں کیلئے یہ زندگی بدل دینے والا اور انقلابی تجربہ ہے۔ اسی نہج پر ہم بہت سے دیگر فلاحی کام کر رہے ہیں اور ان کے ذریعہ مستقل بنیادوں پر خدمتِ انسانیت میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر ہم قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف ٹیمیں بھجواتے ہیں، جو تکلیف میں مبتلا افراد کو بنیادی اشیائے ضرورت، امداد اور علاج فراہم کرتی ہیں اور یہ تمام خدمت بلاتفریق قوم، زبان، مذہب اور عقیدہ کے کی جاتی ہے۔ ہم اس تمام خدمت کے بدلہ کوئی انعام نہیں چاہتے، ہمارا واحد مقصد اور دلی خواہش بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنا ہے۔ ہمارا مطلوب و مقصود خدمتِ انسانیت ہے کیونکہ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں بلکہ اس کی مخلوق کے بھی حقوق ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہم اسلام کے امن و آشتی کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ بطور احمدی مسلمان ہم تمام دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس دور میں بانی جماعت احمدیہ مسلمہ کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں پیار اور محبت کا پیغام پھیلانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کو پیغمبر اسلام ﷺ کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق مبعوث کیا گیا، جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ صدیوں کے روحانی اور اخلاقی زوال کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے ایک فدائی خادم کو مسیح بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تلوار اٹھانے کی بجائے تمام مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا اعلان فرمایا اور امن، پیار اور اتحاد کا پیغام دیا۔ آپ علیہ السلام نے بتایا کہ اسلام پر اب ظاہری حملے نہیں ہو رہے اور نہ ابتدائی اسلام کی طرح اس دین کو مٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس لیے اس دور میں مذہبی جنگوں کا کوئی جواز نہیں ہے۔ پس ڈیلس کے مقامی افراد کو اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایسے تمام افراد سے جن کے ذہنوں میں کوئی خوف یا خدشات ہوں، کہتا ہوں کہ آپ تسلی رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی اس نئی مسجد سے صرف اور صرف اسلام کی امن، باہمی احترام اور رواداری پر مشتمل روشن تعلیمات کا ہی اظہار ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری یہ تعلیم نہیں کہ جن لوگوں کے عقائد ہم سے مختلف ہیں ہم اُن کے خلاف کھڑے ہو جائیں، بلکہ ہم تو انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری تعلیم یہ نہیں کہ ہم مخالفین پر حملہ کریں بلکہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہم ان کا اور ان کے حقوق کا دفاع کریں۔ یقین رکھیں کہ یہ مسجد بنی نوع انسان کیلئے محبت اور ہمدردی کا منبع ہوگی۔ اس مسجد میں داخل ہونے والے تمام افراد بہترین رنگ میں معاشرے کی خدمت کرنے اور معاشرے کی بہتری کیلئے اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ یہ لوگ تمام دنیا کے سامنے اعلان کریں گے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے یکجا ہونا ہی حقیقی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگ بنی نوع انسان کو تمام اعتقادات سے بالاتر ہو کر متحد رہنے کی تحریک کریں گے اور دنیا میں قیامِ امن کے مشترکہ مقصد پر توجہ مرکوز رکھنے کی تلقین کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بلاشبہ، آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے کیونکہ دنیا بھر کی قومیں سیاسی، سماجی اور معاشی بدامنی کے شدید طوفانوں کی لپیٹ میں ہیں۔ یوکرائن میں کئی مہینوں سے جنگ جاری ہے اور ہمارے اوپر بدامنی اور جنگ کے منڈلاتے ہوئے سیاہ بادل اس سے بھی زیادہ بڑی تباہی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ دنیا کے تیزی سے پولرائزڈ ہونے کے ساتھ ساتھ مخالف سیاسی بلاکس اور اتحاد تدریجاً مضبوط ہو رہے ہیں۔ نتیجۃً دنیا کا امن و سکون دن بہ دن برباد ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک جوہری ہتھیار چلانے کی دھمکی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، لیکن اب ایسی دھمکیاں تقریباً روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے بگڑتے حالات دیکھتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت کئی سالوں سے ان حالات کی سنگینی اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم عالمی راہنماؤں، حکومتوں اور عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں کہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے وسیع تر مفاد کیلئے موجودہ اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں۔ میں نے ہمیشہ لوگوں کو امن کی حقیقی قدر و منزلت سمجھانے کی کوشش کی ہے اور انہیں تفرقہ پیدا کرنے والی اور غیر منصفانہ پالیسیوں کے خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے جو صرف بدامنی اور مایوسیوں کو جنم دیتی ہیں جو بالآخر لاوا بن کر پھٹتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں اپنے راہنماؤں اور سیاست دانوں پر زور دینا چاہیے کہ وہ اس اندھی کھائی سے پیچھے ہٹ جائیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر عالمی جنگ چھڑ جاتی ہے تو یہ ایسی تباہی ہوگی کہ دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہو۔ یقیناً اس کے تباہ کن نتائج کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بہت سے ممالک نے جدید ترین ہتھیار حاصل کر لیے ہیں جو صرف ایک وار سے ہزاروں ہزار لوگ مارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سے صرف ہم ہی تکلیف اور درد میں مبتلا نہیں ہوں گے بلکہ ہمارے بچے اور آنے والی نسلیں ہمارے گناہوں کا خمیازہ بھگتیں گی اور ان کی زندگیاں تباہ ہو جائیں گی حالانکہ ان کی اس میں کوئی غلطی بھی نہ ہو گی۔ مثال کے طور پر تابکاری کے زہریلے اثرات ایسے ہیں کہ اگر کبھی ایٹم بم استعمال کیا جائے تو نسل در نسل بچے شدید جینیاتی یا جسمانی نقائص کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ وہ جان لیوا بیماریوں کا شکار ہوں گے اور زندگی کا دورانیہ کم ہوگا۔ بلاشبہ وہ معصوم جانیں حقارت سے ہماری طرف دیکھیں گی۔ وہ افسوس کریں گے کہ کیوں ان کے آباء و اجداد اپنی انا اور خودغرضی کی وجہ سے ایک تباہ کن جنگ میں پڑ گئے جس نے ان کی آنے والی نسلوں کو جسمانی، جذباتی اور معاشی طور پر معذور کر دیا۔ لہٰذا میری دلی خواہش اور دنیا کیلئے پیغام ہے کہ ہمیں اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھ کر معاشرے میں قیامِ امن کیلئے انتھک محنت کرنی چاہیے تاکہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو خدانخواستہ دُکھ اور مایوسی کی زندگیاں گزارنے پر مجبور کرنے کی بجائے ان کو بچا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قیامِ امن کیلئے ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جہاں بھی ظلم یا ناانصافی ہو، ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے سیاسی قائدین پر زور دینا چاہیے کہ وہ اپنی قوموں کو جنگ کی طرف دھکیلنے اور انتقام اور فساد کی دھمکیوں کے ذریعے حالات بگاڑنے کی بجائے سفارت کاری اور حکمت سے عالمی سطح پر اور اقوام کے مابین بھی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ دنیا کا امن اور سلامتی ان کا اولین مقصد رہے۔ امن کی اس کوشش میں مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ سب اپنا کردار ادا کریں۔ جو لوگ خدا کو نہیں مانتے اور نہ ہی کسی عقیدے کو مانتے ہیں وہ بھی اپنا کردار ادا کریں۔ ہمیں خود کو الگ تھلگ کرنے اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے انسانیت کی خاطر اکٹھا ہونا ہوگا۔ مذہبی لوگوں کو بھی دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے ظہور کیلئے خدا کی مدد اور رحم طلب کرتے ہوئے اپنے اپنے طریق کے مطابق پرجوش دعا کرنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی و بربادی سے محفوظ رہے۔ میری دعا ہے کہ جنگ اور قتل و غارت کے طویل سائے جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں چھٹ جائیں اور امن و سلامتی کا نیلا آسمان طلوع ہو۔ خدا تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔ آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ یہاں ڈیلس میں ہماری مسجد تمام بنی نوع کیلئے ہمیشہ امن و سلامتی کی آماجگاہ رہے۔ اللہ کرے کہ اس کی روحانی کرنیں اپنے ماحول کو روشن کرتی رہیں اور یہ انسانیت اور امن کے نشان کے طور پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب لوگوں کا یہاں اکٹھے ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں کانگریس مین، میئر اور شہر کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 10 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجائیں۔ بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا۔ کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔ پروگرام کے اختتام پر آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 8:30 بجے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانان کے ایمان افروز تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں۔

☆ایک مہمان Jeff Williams صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں میں امن اور انسانیت کا پیغام سے بہت خوش ہوا ہوں۔ خلیفہ چاہتے ہیں کہ ہم سب متحد ہو کر معاشرے کی بہتری کیلئے کام کریں اور یہی وجہ ہے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے۔ اگرچہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ حضور کو اس بات کا بھی ذکر کرنا پڑا کہ مسجد کسی کیلئے خطرہ کا باعث نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس پر بات کی۔ مجھے اس پروگرام کا حصہ بننے پر فخر ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں ہر کوئی عبادت کیلئے آ سکتا ہے۔ یہ بھی بہت متاثر کن بات ہے کہ کس طرح امریکہ کی مختلف ریاستوں اور دیگر ممالک سے لوگ ہزاروں میل کا سفر کر کے حضور کی باتیں سننے کیلئے اور اس مسجد کے افتتاح کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

☆ایک مہمان سلطان صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں حضور انور نے جو تمام دنیا کیلئے امن کا پیغام دیا ہے، یہ میرے خیال میں ایک بہترین پیغام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کے خلاف اس خوف کو دور کیا جائے کہ وہ یہاں قبضہ کر لیں گے۔ حضور نے واضح بتایا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے، اس لیے مسلمانوں کیلئے جنگی مہم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

☆ایک مہمان Crystal Ragland کہتے ہیں بہت خوشی ہے کہ مجھے اس تقریب میں مدعو کیا گیا ہے۔ میں اس پیغام کو سراہتا ہوں کہ حضور نے تمام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ✿ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
تِرے احساں مرے سر پر ہیں بھارے ✿ چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دار الفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام ✿ ہر اِک دشمن کیا مردُود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی ✿ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

مذاہب کے ساتھ امن اور مل جل کر رہنے کی تلقین کی ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ حضور یہاں آئے ہیں۔

☆ایک مقامی مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں، یہ میری زندگی کا پہلا موقع تھا کہ میں کسی ایسے پروگرام میں شریک ہوں اور یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن رہا۔ ہم سب کا یہی ایمان ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہمارا الگ الگ مذہب ہے، لیکن ہم سب بنیادی طور پر ایک ہی بات کہہ رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم اپنے خیالات اور اپنے عقیدے کو ہر ایک سے، اپنی کمیونٹی میں اور ہمسایوں سے بانٹنا شروع کر دیں تو اس کا اچھا اثر ہوگا۔ ہم پہلے ہی فیس بُک پر اس پر بات کرتے ہیں اور یہ پروگرام بھی ایسا ہی ایک موقع تھا۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ہر کوئی آپ کی جماعت کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔ مجھے واقعی بہت لطف آیا ہے۔ مجھے بلانے کا بہت شکریہ۔

☆ایک مہمان Lucas Anderson کہتے ہیں؛ بہت خوشی ہوئی کہ مجھے اس تقریب پر مدعو کیا گیا ہے۔ میں آج تک اس مسلم کمیونٹی کے بارے میں لاعلم تھا۔ میں اس پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا موقف قابلِ عمل اور بہت اچھا ہے۔

☆ایک مہمان Tom Berry اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں؛ میں آپ کا اور خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا پیغام، مہمان نوازی، باہمی میل جول سب کچھ بہت خوب تھا۔ یہ بلاشبہ ایک نعمت ہے کہ عقیدے یا مذہب سے قطع نظر ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ بھلائی کیلئے کام ہو، زندگی کی قدر ہو، زندگی سے پیار ہو، انسانوں کا احترام ہو، انسانوں سے محبت ہو۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے معاشرے میں کسی ایک فرد یا ادارے کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سب کو مل کر کام کرنا ہے۔ یہی خلیفہ کا پیغام تھا۔ یہ پیغام ایسا ہے کہ روزانہ سونے سے قبل اور صبح اٹھنے کے بعد دہرانا چاہیے اور اسی پیغام کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیغام ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے کیونکہ جب ہم نہیں ہوں گے تو وہ اس پیغام کو جاری رکھیں۔ میں آپ کا پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس پروگرام میں بلایا ہے۔

☆ایک مہمان Hector Amaya بھی پروگرام میں شریک تھے۔ یہ Sandeep Srivastava Campaign کے فیلڈ ڈائریکٹر ہیں۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں؛ یہ بہت ہی شاندار پروگرام تھا۔ میں حضور سے مل کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کا پیغام بھی بہت متاثر کن ہے خاص طور پر جب آپ نے عالمی امن کے بارے میں بات کی۔ یقین جانیں خلیفہ نے وہ کام کیا ہے جو اس ملک کے سیاست دانوں نے بھی نہیں کیا۔

☆نارتھ Presbyterian Church سے ایک مہمان Beverly McCord کہتی ہیں کہ؛ میں پچھلے آٹھ نو سالوں سے مختلف تقریبات میں شرکت کر رہی ہوں۔ ہمارا چرچ احمدی خواتین کے ساتھ پروگرام رکھتا تھا۔ یہ بعض اوقات چرچ میں اکٹھے ہوتیں اور بعض اوقات کسی احمدی کے گھر میں۔ ہم کوئی ایسا موضوع چنتے تھے جس سے ہم اپنے اپنے خیالات کی نمائندگی کر سکیں۔ اکٹھے مل بیٹھ کر باتیں کرتے اور کھانا کھاتے۔ یہ بہت اچھے پروگرام تھے۔ اسی طرح ایک بار پھر، ہم ایک دوسرے کی عبادت گاہ میں جائیں گے اور موضوعِ بحث مقرر کر کے اپنے اپنے مقدس صحیفہ کی روح سے اس پر بات کریں گے۔ اس پروگرام میں شرکت میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح اس بڑے پروگرام کو آرگنائز کرنے کیلئے ایک بڑی ٹیم نے کام کیا ہے، یہ آپس میں کتنی ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں، ہر ایک کا اپنا کام ہے، شیڈول ہے۔ یہ بہت دلچسپ ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض خواتین کارکنان اس پروگرام کیلئے گذشتہ چھ راتوں سے ٹھیک طرح سے سو بھی نہیں پائیں اور ہر ایک خوش ہے۔ بعض غمگین بھی ہو رہی ہیں کہ اتنا بڑا پروگرام، اتنی محنت اور اب یہ جلدی سے ختم ہو رہا ہے۔ میں ان خواتین کی ٹیم سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

خلیفہ کو دیکھ کر ان کی باتیں سن کر بہت سکون ملا۔ کسی کو عالمی امن کیلئے اس طرح کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ بہت اچھا احساس ہے۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی، کسی پڑوسی پر غلبہ پانے یا کسی دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرنے، یا کسی پر ظلم کرنے کے ایجنڈے کی بجائے اس پیغام کو سنیں تو دنیا میں امن ہو سکتا ہے۔ کاش ہم امن کو فروغ دینے والی مزید تقاریر سن سکیں اور لوگوں کو یاد دلاتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ امن کی پیروی کرنی چاہیے اور کام کرنا چاہیے۔

☆اس پروگرام میں Collin کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے LeRoy Thompson بھی شریک تھے۔ یہ کہتے ہیں چوہدری یہ ایک خوبصورت پروگرام تھا اور میں نے بہت کچھ سیکھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے حقیقتاً ایک شاندار کام کیا ہے۔ کمیونٹی سے باہر دیگر افراد کیلئے خلیفہ کا پیغام بہت ہی اچھا تھا۔ پروگرام انتہائی منظم اور اچھی طرح سے پیش کیا گیا تھا۔ میری خواہش ہے کہ میں آپ جیسی کمیونٹی سے رابطہ میں رہوں اور مزید سیکھوں۔

☆اس پروگرام میں Adeline Mora نامی ایک لڑکی بھی شریک تھی۔ یہ کہتی ہے کہ یہ پروگرام بہت ہی شاندار تھا۔ حضور کی باتیں سن کر میں بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ جرمنی جماعت کے سربراہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رات کے کھانے پر ان سے بات ہوئی۔

☆ایک مہمان ڈاکٹر حلیم الرحمان صاحب کہتے ہیں کہ یہ بالکل ناقابل یقین تھا۔ مجھے تقریب، انتظامات، مہمان نوازی، پنڈال، ماحول بہت اچھا لگا۔ مجھے اس تقریب میں مدعو کرنے کا شکریہ۔ میں اس احترام کا مستحق نہ تھا جو آپ کے لوگوں نے مجھے دیا ہے۔ یہ سب ماحول دیکھ کر، آپ کی عزت افزائی سے میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ میں اس یاد کو محفوظ رکھوں گا۔ میری طرف سے ہر فرد کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں۔ مجھے بہترین انسانوں کے مابین وقت گزارنے کا موقع ملا، حقیقی انسان جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

☆ایک مہمان Mary McDermott بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ انہوں نے پروگرام کیلئے پارکنگ کی جگہ فراہم کی تھی۔ یہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ایسی حیرت انگیز شام کیلئے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں پہلے کبھی بھی زمین کے اس گرد آلود قطعہ سے اتنا خوش نہ ہوئی جتنا اس پروگرام کیلئے دینے پر ہوئی ہوں۔ یہاں آکر میں بہت اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ آپ سب کا شکریہ۔

☆Laura نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ یہ کہتی ہیں کہ اس پروگرام میں ہمیں شامل کرنے کا بہت شکریہ۔ یہ بہت ہی شاندار اور پیارا پروگرام تھا اور کھانا بہت ہی لذیذ تھا۔

☆ایک مہمان Joshua Murray کہتے ہیں: ہمیں ویسا ہی کرنا چاہیے جو کہ اخلاقی طور پر اچھا لگے۔ اور دنیا کی موجودہ صورتحال دیکھتے ہوئے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ پیغام وقت کی ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ نیز باہمی اتحاد کے اس پیغام کو نہ صرف اس کاؤنٹی بلکہ ساری دنیا کو سننے کی ضرورت ہے۔

☆Cindy Walker نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ یہ کہتی ہیں کہ میں تین سال سے ایک مبلغ سلسلہ کی ہمسائیگی میں رہتی ہوں۔ آج کی یہ تقریب میرے لیے بہت متاثر کن تھی۔ میرے لیے حیرت کی بات تھی کہ حضور نے اس موضوع پر بات کی جو میں نے کبھی سوچی بھی نہ تھی کہ ایک مسجد کے ماحول میں اس بات کا کیا اثر ہوگا لیکن مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ہم اس کمیونٹی کے ساتھ رہ رہے ہیں جہاں اس بارہ میں کافی غور کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ (حضور انور) اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ وہ ان خدشات کا خاتمہ کریں اور میں پوری طرح یہ باتیں سمجھ چکی ہوں۔ جتنا عرصہ میں یہاں رہی ہوں مجھے اس جماعت سے محبت، عزت اور شفقت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

☆ایک مہمان Melissa McNeely اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہمارے لیے فخر کی بات ہے کہ آپ نے ہمیں مدعو کیا اور اس کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہم ایک گروپ لے کر آئے تھے کہ جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوں۔ مجھے امن اور باہمی اتحاد اور دوسری کمیونٹیز سے میل جول پر مشتمل پیغامات بہت اچھے لگے۔ ہم سب اس کمیونٹی میں مسجد اور آپ سب کا اور جو آپ پیغام لائے ہیں کا استقبال کرتے ہیں۔ میں حضور کی اس بات کو داد دیتی ہوں کہ ہمیں لوگوں کے خوف کو دور کرنا چاہیئے جو کہ اس مسجد کی تعمیر سے کسی کے بھی دل میں پیدا ہوا ہو۔ میں پھر اس بات کا اظہار کرتی ہوں کہ آپ کے بنیادی عقائد اور پُر امن پیغام اور دنیا کی تکلیفیں دور کرنے کا پیغام بہت ہی خوب ہے۔

☆ایک مہمان Abby Kirkendall کہتی ہیں کہ میرے لیے یہ ایک موقع تھا کہ میں کوئی ایسی مذہبی جماعت دیکھوں کہ جن کی عبادت کا طریقہ تو ہم سے مختلف ہے لیکن ہماری اقدار ایک جیسی ہی ہیں۔ میرے لیے یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ یہ میرے لیے باعثِ فخر تھا کہ میں اتنے عالی مرتبت مذہبی راہنما کو ایسی ہی اقدار کے بارہ میں بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو کہ سب کمیونٹیز کو اپنے اندر سمو لینی چاہئیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں حضور اور آپ کی جماعت کے بارہ میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔ یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ اور عقائد سے قطع نظر، جہاں آپ کو خدا کی موجودگی کا احساس ہو وہاں آپ کو امن اور سکون ملتا ہے، جو آج یہاں تمام افراد کو بلا امتیاز مذہب وقوم و ملت ملا اور یہی چیز ہے جس کی ضرورت تمام کمیونٹیز کو ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Nicole Collier بیان کرتی ہیں کہ میرے لیے اس تقریب میں شمولیت ایک شاندار تجربہ تھا کہ کس طرح تمام کمیونٹی یہاں ایک مسجد میں خوش آمدید کہتی ہے اور باہمی تفریق کو ختم کرتی ہے۔ حضور انور سے ملاقات میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ویسے تو میں اپنے کام کے لحاظ سے بہت سے معززین سے ملتی رہتی ہوں لیکن حضور سے ملاقات میرے لیے سب سے بڑھ کر تھی۔ میں نے حضور کو صرف امن و آشتی کے بارہ میں بات کرتے سنا ہے۔ اور انہوں نے لوکل کمیونٹی کو یقین دہانی کرائی ہے کہ یہاں مسلمانوں کی موجودگی سے کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ مسلمان کمیونٹی امن کی روادار ہے اور یہی ہے جو ہم سب کی مشترکہ اقدار ہیں۔ اس لیے لوکل کمیونٹی کو بالکل خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب یہاں ہم پولیس چیف، میئر، کونسل کے ممبران، کانگریس کے ممبران جیسے بڑے عمائدین کو دیکھتے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے
اور خلافت سے وابستہ رہنے کیلئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے
جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے
اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے
اسکی اطاعت بھی کرو اور اسکے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 2006ء)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی۔ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

کہ یہاں اس مسجد کا ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں اور اس احساس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی جو مجھے حضور کی موجودگی سے یہاں محسوس ہو رہی ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکالا اور یہاں ٹیکساس تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات کی ہمیں یقین دہانی کرائی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں، ہم سب مجموعی طور پر صرف امن کے ہی خواہاں ہیں۔ ہم نفرتوں کو دور کرتے ہوئے محبت کے ساتھ تمام انسانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ یہی اصل پیغام ہے۔

☆ایک خاتون Dana Pressler اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم یہاں سے صرف دو منٹ کی مسافت پر رہتے ہیں اور ہمارے فرقہ کی مسجد بھی یہاں سے پانچ منٹ کی دوری پر ہے۔ ہمارے کچھ ہمسائے احمدی مسلمان ہیں اور ان کے ساتھ ہمارے بڑے اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ جب وہ دوسرے لوگوں کو یہاں مسجد کے بارہ میں بتا رہے تھے اور ان کو یقین دہانی کروا رہے تھے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے اور آپ لوگوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم انتہا پسند مسلمان نہیں بلکہ پُرامن مسلمان ہیں، تو ایسی یقین دہانی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

☆Joshua Espraza نامی ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا آج کی اس افتتاحی تقریب میں مجھے اور دیگر سینئر پادری حضرات کو دعوت دی گئی ہے کہ اس تقریب میں شامل ہوں اور مزیدار کھانوں میں شریک ہوں اور لوگوں سے بات چیت کا موقع ملے۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں کہ یہاں کس طرح حکمت کے ساتھ امن، اتحاد اور انصاف کے بارہ میں بات کی گئی ہے۔ اس بات کا احساس بھی ہوا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تعلق مختلف تہذیب و تمدن سے ہے لیکن وہ بھی ہماری زندگیوں میں خدا کی موجودگی اور انسانوں میں باہمی ہمدردی کا پرچار کرتے ہیں اور کیونکہ ہمارے اعمال کا ایک دوسرے پر بھی اثر ہوتا ہے اس لیے اس طرح مل بیٹھنا اور کھانا کھانا اور باتیں کرنا بہت ضروری تھا۔

میں اپنی اہلیہ کو بھی بتا رہا تھا کہ یہاں میزبانی بہت عمدہ تھی۔ یہاں پہنچتے ہی ہر چیز آرگنائزڈ لگی۔ لوگوں نے میزبانی کا حق ادا کیا، ہمارے سوالوں کے جواب دیے۔ کھانا بہت لذیذ تھا۔ مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ ہم کیوں ایسی اچھی میزبانی اور لوگوں کو دعوت نہیں دیتے۔ مجھے یہاں آج پہلی دفعہ آنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا میں اپنے گھر پر ہوں۔ میرے لیے یہ بہت عمدہ تھا۔

☆Victoria Espraza نامی ایک خاتون کہتی ہیں کہ مجھے جو چیز یہاں سب سے نمایاں لگی وہ حضور کا خطاب تھا کہ کس طرح مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایسی چیز ہے جس کا آجکل بین المذاہب ڈائلاگ میں فقدان نظر آتا ہے اور کسی کو اتنی حکمت اور دانائی کے ساتھ اس بارہ میں بات کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوئی کہ اپنے مذہبی عقائد میں اختلافات کے باوجود، تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ہمیں کس طرح آپس میں امن کے ساتھ اور ایک دوسرے کا احساس کرتے ہوئے رہنا چاہیے۔ آج کی تقریب اور میزبانی ہر لحاظ سے بہت عمدہ تھی کہ کس طرح ہمارا خیال رکھا گیا اور سوالات کے جوابات دیے گئے، جس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اس سب کیلئے ہم آپ سب کے بہت شکر گزار ہیں۔

☆ایک خاتون Beverly McCord صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے ہمیشہ عالمی مذہبی راہنماؤں کو سننا اچھا لگتا ہے جو کہ لوگوں کو مسلسل امن کی ضرورت، باہمی اختلافات کے تدارک اور محبت کی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ ایسے پیغام سن کر خوشی ہوتی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس جماعت سے کوئی خوف نہیں اور دوسروں کے خوفزدہ ہونے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی، کیونکہ یہ جماعت تو بہت محبت کرنے والی، احساس کرنے والی اور ہمیشہ خدمت خلق کرنے والی جماعت ہے۔ اگر کسی کو کوئی خوف ہو تب بھی اس جماعت کی خدمت خلق اور فلاحی کاموں کو دیکھ کر فوراً دور ہو جاتا ہے۔

☆ڈاکٹر Robert Hunt جو پرکنزا سکول آف تھیولوجی، سدرن میتھوڈسٹ یونیورسٹی میں گلوبل تھیولوجیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور نے جنگ کے خطرات سے نبیوں کی طرح انذار کیا ہے۔ حضور نے اسلام کے صحیح معانی بیان فرمائے کہ اللہ کے احکامات کی تعمیل کر کے لوگوں سے حسنِ سلوک کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ لوگوں کو قتل کرنا ہے۔

☆Brian Harvey جو کہ Allen کے علاقے میں جہاں مسجد واقع ہے پولیس کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دس سال پہلے میں اس علاقے کا Police Chief بن گیا تھا اور اسی وقت سے احمدیہ مسلم جماعت نے ہمارے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے۔ ہمارا گہرا تعلق ہے اور ہم آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے اپنے ممبران کو مقامی پڑوسیوں اور حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کے بارہ میں بڑی اچھی طرح سکھایا ہے۔

☆Vudhi Slabisak ایک مقامی ہسپتال میں Spine Surgeon ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضور انور کے پیغام کی جامعیت اور دوسروں کیلئے محبت و امن کے پیغام سے حیرت ہوئی۔ وہ تمام مذاہب کے لوگوں کو آپس میں جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆عاطف ظہیر صاحب جو John Hopkins یونیورسٹی میں ریڈیولوجی کے پروفیسر ہیں انہوں نے کہا کہ حضور انور نے اس تقریب اور مسجد کے ذریعہ مختلف طبائع اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو جمع کیا۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد کمیونٹی کو بہت فائدہ دے گی اور مقامی باشندوں کو امن اور محبت کی چادر میں لپیٹے گی۔ مجھے خلیفہ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے انتہائی مفید باتیں بیان فرمائی تھیں۔ انہوں نے نہ صرف مقامی مسائل بلکہ دنیاوی مسائل کا ذکر فرمایا تھا۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ بطرز سوال و جواب از صفحہ 17

ذکر کن الفاظ میں کیا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ صدقہ اور مالی قربانی کا ذکر ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ: ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں سب سے بڑا خرچ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ فلاں کا ہو ہی چکا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال کس طرح ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:262) یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو، ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

سوال: جو خالص طور پر خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کس کس طرح سے نوازتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو اپنا پیٹ کاٹ کر مالی قربانی کرتے ہیں، چندے دیتے ہیں۔ ان میں وہ لوگ جو بڑی مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اپنے باقاعدہ چندوں کے علاوہ بھی کروڑوں روپے کی قربانی کر دیتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو پتہ بھی نہ لگے۔ پس یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اپنے ربّ سے ان قربانیوں کا اجر پانے والے لوگ ہیں۔ ان کو ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ ان کے غموں کو خوشیوں میں بدل دیتا ہے۔ ان کے خوفوں کو اپنے فضل سے دور فرما دیتا ہے۔ ان کی اولادوں کو ان کی آنکھ کی ٹھنڈک بنا دیتا ہے اور آئندہ زندگی میں خدا تعالیٰ نے ان کو جن نعمتوں سے نوازنا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں ہے۔

سوال: قربانی کا لفظ ہم سے کیا تقاضہ کرتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قربانی کا لفظ تو تقاضا ہی یہ کرتا ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشات کو دبا کر، اپنے آپ کو اور اپنے مال کو خدا کی رضا کی خاطر جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے پیش کیا جائے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کیا خوشخبری دی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر بے نفس ہو کر اسکی راہ میں خرچ کرو گے، خرچ کرنے کے بعد نہ ہی احسان جتاؤ گے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دو گے، نہ ہی اپنے مطلب حل کرنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا خدا تمہیں اسکا بہترین اجر دے گا۔

سوال: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو۔ خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔

سوال: حسین اور پاک معاشرہ کب قائم ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب قربانیوں میں بڑھنے کی دوڑ شروع ہوگی تو نیکیوں میں بڑھنے کے حکم کے مطابق ہر شخص اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنی اس انتہا کو پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اپنی استعدادوں کو انتہا تک استعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور یوں ایک حسین اور پاک معاشرہ قائم ہو جائے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ماہوار چندوں کی ادائیگی کے سلسلے میں جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ماہوار چندوں کی ادائیگی کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سوائے اسلام کے ذی مقتدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اسکے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حقِ واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضے کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اسکے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یک مشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو چندوں کی بابت کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جن کے چندہ عام کے بجٹ کی ادائیگی میں اور اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ، یہ لازمی چندہ جات جو ہیں ان کی ادائیگی میں کمی رہ گئی ہے وہ کوشش کر کے ادا کریں۔ جماعت کا بڑے عرصہ سے یہ مزاج بن گیا ہے کہ آخر وقت پر جا کر اپنے چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ جو لازمی چندے ہیں وہ تو آپ کو ہر ماہ ادا کرنے چاہئیں تاکہ بعد میں ادائیگی کا بوجھ نہ پڑے۔ اور اس سے فائدہ یہ ہے کہ باقاعدہ چندہ دینے کا اور باقاعدہ قربانی کرنے کا جو ثواب ہے وہ بھی آپ حاصل کرنے والے ہوں گے۔

سوال: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتے تو صحابہ کا کیا ردعمل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار چلا جاتا جہاں وہ محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر جو ایک مُد اناج وغیرہ ملتا۔ چھوٹی موٹی جو مزدوری وغیرہ ملتی تھی، اللہ کی راہ میں خرچ کرتا۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ

مرتدین جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہتھیار اٹھائے ان کا ابھی ذکر چل رہا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17/جون 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 8 ہجری میں کن کے نام تبلیغ اسلام کی غرض سے خط لکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 8/ ہجری میں حضرت ابوزید انصاریؓ کو تبلیغِ اسلام کی غرض سے اور حضرت عمرو بن عاصؓ کو یہاں کے دو رئیس بھائیوں جَیفر بن جُلُندی اور عَبّاد بن جُلُندی کے نام خط لکھا تھا۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا مضمون کیا تھا جو آپؐ نے 8 ہجری میں تبلیغ اسلام کی غرض سے جَیفر بن جُلُندی اور عَبّاد بن جُلُندی کو لکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول کی طرف سے جَیفر اور عَبّاد پسران جُلُندی کی طرف ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ مَیں تمہیں اسلام لانے کی دعوت دیتا ہوں۔ تم اسلام قبول کرلو، محفوظ رہو گے۔ مَیں اللہ کا رسول ہوں اور ساری دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ ہر اس شخص کو ڈراؤں جو زندہ ہے اور کافروں پر اتمامِ حجت کروں۔ اگر تم اسلام لے آؤ گے تو مَیں تمہیں بدستور وہاں کا حاکم رہنے دوں گا اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کرو گے تو تمہاری ریاست تم سے چھن جائے گی۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لَقِیط بن مالک اَزْدی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

سوال حضرت حذیفہؓ اور حضرت عرفجہ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حُذَیفہؓ اور حضرت عَرْفَجہ کا تعارف یہ ہے۔ تاریخِ طبری میں حضرت حُذَیفہؓ کا نام حُذَیفہ بن مِحْصَن غَلْفانیؓ بیان ہوا ہے جبکہ صحابہ کے حالات پر مشتمل کتاب میں ان کا نام حُذَیفہ قَلْعانیؓ بیان ہوا ہے۔ آپ حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک عُمان کے والی رہے۔

سوال صحابہ کے حالات پر مشتمل کتب میں حضرت عرفجہؓ کا کیا نام بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحابہ کے حالات پر مشتمل کتب میں حضرت عَرْفَجہؓ کا مکمل نام عَرْفَجہ بن خُزَیمہؓ بیان ہوا ہے۔

سوال علامہ ابن اثیر کے نزدیک عرفجہؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: علامہ ابن اثیر کے نزدیک ان کے والد کا نام ھَرْثَمہ تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحار نامی قصبہ کے بارہ میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صُحار عُمان میں پہاڑوں سے متصل ایک قصبہ ہے۔ اسکے بارے میں آتا ہے کہ عُمان کا ایک بازار جو رجب کے شروع میں پانچ راتوں تک یہاں لگتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کا لشکر صُحار میں جمع ہو گیا اور متصلہ علاقوں کو مرتدین سے پاک کر دیا۔

سوال لقیط بن مالک کو جب اسلامی لشکر کے پہنچنے کی خبر ملی تو اس نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لَقِیط بن مالک کو اسلامی لشکر کے پہنچنے کی خبر ملی تو وہ اپنی فوج لے کر مقابلے کیلئے نکلا اور دبا کے مقام پر فروکش ہوا۔ اس نے عورتوں بچوں اور مال و متاع کو اپنے پیچھے رکھا تاکہ اس سے جنگ میں تقویت ملے۔

سوال جب مسلمانوں اور لقیط کے ساتھی سرداروں کو خطوط لکھے تو نتیجہ کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان امراء نے لَقِیط کے ساتھی سرداروں کو خطوط لکھے اور اسکی ابتدا انہوں نے قبیلہ بنوجُدید کے رئیس سے کی۔ ان کے جواب میں ان سرداروں نے بھی مسلمان امراء کو خطوط لکھے۔ اس مراسلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سب سردار لَقِیط سے علیحدہ ہو گئے۔

سوال حضور انور نے اسماء بنت نعمان بن جَوْن کا کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسماء بنت نعمان بن جَوْن کا مختصر تعارف یہ ہے۔ حضرت عِکْرِمہؓ نے جس خاتون سے شادی کی تھی خاتون کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تھا تاہم رخصتی سے قبل ہی اس سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاتون کو واپس اس کے قبیلے میں بھجوا دیا۔ حضرت عِکْرِمہؓ نے جس خاتون سے شادی کی تھی اس خاتون کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تھا تاہم رخصتی سے قبل ہی اس سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاتون کو واپس اسکے قبیلے میں بھجوا دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ جب عرب فتح ہوا اور اسلام پھیلنے لگا تو کِنْدَہ قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام اسما یا اُمَیمہ تھا اور وہ جَوْنیہ یا بنت الجَوْن بھی کہلاتی تھی۔ اس کا بھائی لقمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے بطور وفد حاضر ہوا اور اس موقع پر اس نے خواہش کی کہ اپنی ہمشیرہ کی شادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دے اور بالمشافہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست بھی کر دی کہ میری ہمشیرہ جو پہلے ایک رشتہ دار سے بیاہی ہوئی تھی اب بیوہ ہے، نہایت خوبصورت اور لائق ہے، آپ اس سے شادی کرلیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ قبائلِ عرب کا اتحاد منظور تھا آپؐ نے اس کی یہ دعوت منظور کر لی اور فرمایا ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی پر نکاح پڑھ دیا جائے۔ اس نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم معزز لوگ ہیں مہر تھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس سے زیادہ مَیں نے اپنی کسی بیوی یا لڑکی کا مہر نہیں باندھا۔ جب اس نے رضامندی کا اظہار کر دیا تو نکاح پڑھا گیا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ کسی آدمی کو بھیج کر اپنی بیوی منگوا لیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابواُسَید کو اس کام پر مقرر کیا وہ وہاں تشریف لے گئے۔ جَوْنیہ نے ان کو اپنے گھر بلایا تو حضرت ابواُسَیدؓ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر حجاب نازل ہو چکا ہے۔ اس پر اس نے دوسری ہدایات دریافت کیں جو آپؓ نے بتا دیں اور اونٹ پر بٹھا کر مدینہ لے آئے اور ایک مکان میں جس کے گرد کھجوروں کے درخت بھی تھے لا کر اتارا۔

سوال پانچویں مہم کس کے خلاف تھی اور حضرت ابوبکر نے کن کو یمامہ کی طرف روانہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پانچویں مہم حضرت شُرَحْبِیل بن حسنہؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عِکْرِمہؓ کو مُسَیْلِمہ کی طرف یمامہ کے علاقے میں بھیجا اور ان کے پیچھے حضرت شُرَحْبِیل بن حسنہؓ کو بھی یمامہ کی طرف روانہ فرمایا۔

سوال قُضَاعہ کہاں واقعہ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قُضَاعہ عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا جو مدینہ سے دس منزل پر وادی القُریٰ سے آگے مدائن صالح کے مغرب میں آباد تھا۔

سوال چھٹی مہم کس کے خلاف تھی اور حضرت ابوبکر نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو کن تین قبائل پر جانے کا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چھٹی مہم حضرت عمرو بن عاصؓ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا حضرت عمرو بن عاصؓ کو دیا تھا اور ان کو تین قبائل قُضَاعہ، ودیعہ اور حارث کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمرو بن عاصؓ کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرو بن عاصؓ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ کا نام عمرو اور کنیت عبداللہ بن ابوعبد اللہ یا بعض کے نزدیک ابومحمد تھی۔ آپؓ کے والد کا نام عاص بن وائل، آپ کی والدہ کا نام نابغہ بنت حرملہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی والدہ کا اصل نام سلمیٰ تھا۔ نابغہ ان کا لقب تھا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے آٹھ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ ہجری میں آپؓ کو عُمان کا عامل مقرر فرمایا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک اسی منصب پر رہے۔ اس کے بعد آپؓ شام کی فتوحات میں شامل ہوئے اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں فلسطین کے حاکم رہے۔ ان کے کارناموں میں سے ایک نمایاں کارنامہ مصر کی فتح بھی ہے۔ فتح مصر کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مصر کی حکومت سے معزول ہوئے اور فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ امیر معاویہ نے آپ کو دوبارہ مصر کا حاکم بنایا اور تاوقت وفات آپ اسی خدمت پر متعین رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات 43/ہجری میں ہوئی، بعض کے نزدیک 47/ہجری میں ہوئی، بعض 48/کہتے ہیں، بعض 51/ہجری میں کہتے ہیں لیکن 43/ہجری میں وفات والا قول عموماً درست تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت شُرَحْبِیل نے جو مل کر بنوقُضاعہ کے باغیوں کے خلاف کارروائی کی اس کی بابت حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسکی تفصیل میں ایک مصنف لکھتے ہیں کہ بنوقُضاعہ خوشی سے اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے بلکہ دیگر قبائل کی طرح انہوں نے بھی خوف کے باعث یا مال و جاہ کی طمع میں اسلام قبول کیا تھا اور ان کے دل اسلام کی محبت سے خالی تھے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جونہی انہیں مسلمانوں کی کمزوری کا احساس ہوا انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بارگاہِ خلافت سے حکم ملتے ہی عمرو بن عاص اپنے لشکر کے ساتھ اسی رستے سے جُذام کی جانب روانہ ہوئے جس سے پہلے گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ بنوقُضاعہ جنگ کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔ مقابلہ شروع ہوا گھمسان کا رَن پڑا۔ پہلے کی طرح اب بھی قُضاعہ کو شکست کھانی پڑی اور حضرت عمرو بن عاصؓ ان سے زکوٰۃ لے کر اور انہیں دوبارہ حلقہ بگوش اسلام بنا کر مظفر و منصور مدینہ واپس آ گئے۔ ☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو، خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو

جب قربانیوں میں بڑھنے کی دوڑ شروع ہوگی تو نیکیوں میں بڑھنے کے حکم کے مطابق ہر شخص اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنی اس انتہا کو پہنچنے کی کوشش کرے گا، اپنی استعدادوں کو انتہا تک استعمال کرنے کی کوشش کریگا اور یوں ایک حسین اور پاک معاشرہ قائم ہو جائے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3/جون 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ آیت نمبر 263 اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے) کی تلاوت فرمائی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے کس طرح کی قربانیاں کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اسکے فضل کو سمجھ کر قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ نہ تو کسی فرد پر یا جماعت پر احسان کا رنگ رکھتے ہوئے قربانی کرتے ہیں، نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے یہ قربانی کرتے ہیں۔ نیت ہوتی ہے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کیلئے ہم بھی حصہ لیں۔ دُکھی انسانیت کی خدمت کیلئے ہم بھی کچھ پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلیٰ صدقہ اور مالی قربانی کا

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 10771: میں رشیدہ ایم. ایف، بنت مکرم کے. اے. فخر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 53 سال، پیدائشی احمدی، ساکن Oceanus سپنڈانا (12th فلور، بی بلاک) کوڈاپارمبا ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ایک ہار 10 گرام، کان کی بالی 1 جوڑی 6 گرام، 2 انگوٹھیاں 4 گرام، کڑا 1 عدد 10 گرام (تمام زیورات 22 کیرٹ) میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارشاد الامۃ: رشیدہ ایم ایف گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10772: میں مدیحہ وی اے، بنت مکرم آر عبد الرحیم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 20 سال، پیدائشی احمدی، ساکن Velimparambil(H) ڈاکخانہ ونگانلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 پاوان سونا 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آر عبد الرحیم الامۃ: مدیحہ. وی. اے گواہ: فوزیا رحیم

مسل نمبر 10773: میں سیف النساء زوجہ مکرم ناصر احمد سی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 52 سال، تاریخ بیعت 9 جون 1986، ساکن بشارت منزل، ونگانلور (چیلاکرہ) ترشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 12 گرام 22 کیرٹ جو کہ حق مہر پر شوہر کی طرف سے دیا گیا۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: سیف النساء. ایم گواہ: غلام احمد

مسل نمبر 10774: میں رقیہ ناظم زوجہ مکرم پی پی ناظم الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 64 سال، پیدائشی احمدی، ساکن رحمت کوٹیج، پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اگست 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 سینٹ پلاٹ بمقام ازہام ولیج، 21.25 سینٹ پلاٹ بمقام ازہام ولیج، 16.50 سینٹ پلاٹ بمقام ازاہام ولیج، 18.50 سینٹ پلاٹ مع مکان بمقام ازہام ولیج۔ زیور طلائی: 2 چین 49 گرام، 4 کڑے 145 گرام، 2 بریسلٹ 38.5 گرام، چین 30 گرام (بصورت حق مہر) تمام زیورات 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 6400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی مبشر احمد الامۃ: رقیہ ناظم گواہ: فنیتھا صمد

مسل نمبر 10775: میں ممتاز ظفر زوجہ مکرم ظفر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 3/مئی 1971، پیدائشی احمدی، ساکن فضلِ مبارک کوڈالی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/مئی 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 160 گرام 22 کیرٹ، حق زمہر بذمہ خاوند 10000 روپے، زمین 83 سینٹ، 41 سینٹ، 45 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: این شفیق احمد الامۃ: ممتاز ظفر گواہ: سی ایم حسن

مسل نمبر 10776: میں Shamsheena Shaheen زوجہ مکرم شاہین حنیف صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 33 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دار الامن نزدیک PHC کوڈالی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 کڑے 40 گرام، 2 کڑے 12 گرام، ایک بریسلٹ 16 گرام، ایک بریسلٹ 8 گرام، انگوٹھیاں 16 گرام، چین 48 گرام، چین 80 گرام، بالیاں 16 گرام، بالیاں 8 گرام، پائل 12 گرام، (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر 150000 روپے۔ میرا ارا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شاہین حنیف الامۃ: Shamsheena Shaheen گواہ: این شفیق احمد

مسل نمبر 10777: میں فوزیہ طارق زوجہ مکرم ٹی ایم طارق صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، پیدائشی احمدی، ساکن ریش ڈاکخانہ تھانا ضلع کنور کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کڑے 19 گرام، نکلیس 22 گرام، انگھوٹی 12 گرام، بالیاں 7 گرام (کل وزن 60 گرام 22 کیرٹ) حق مہر کے طور پر 24 گرام زیور طلائی ملا تھا۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی ایم طارق الامۃ: فوزیہ طارق گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10778: میں نسیمہ بی وی پی زوجہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 20/اپریل 1966، پیدائشی احمدی، ساکن Panampuzhil House ڈاکخانہ الانلور ضلع پالاکاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اکتوبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 28 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر 4 گرام زیور طلائی، 12 سینٹ زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از گزارہ پنشن ماہوار 6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے محمد سلیم الامۃ: نسیمہ بی وی پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10779: میں رمسینہ کے سی زوجہ مکرم فضل احمد این صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 12/مارچ 1992، پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت تروینڈرم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/جون 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 25 گرام، 2 پاوان، 4 پاوان بصورت حق مہر فروخت شد (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از گزارہ جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل احمد این الامۃ: رمسینہ کے سی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10780: میں ٹی وسیم احمد ولد مکرم ٹی صدیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مزدوری، تاریخ پیدائش 21/اگست 1999، پیدائشی احمدی، ساکن مریاکنی ڈاکخانہ Thiruvizamkunnu ضلع پالاکاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/اکتوبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی نوشاد العبد: ٹی وسیم احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10781: میں عمران خان ولد مکرم رحمٰن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پنشنر عمر 49 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار السلام کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022ء

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ رقبہ 6 گنٹھ مع مکان، کھیتی زمین 50 گنٹھ بمقام کیرنگ، بنک بیلنس 13,00,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز پنشن ماہوار 19050 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ حبیب   العبد: عمران خان   گواہ: طیب خان

مسل نمبر 10782: میں کوثر بیگم زوجہ عمران خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 42 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 2 عدد، گلے کی چین ایک، کان کی بالیاں 2 جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، ناک کی لونگ 2 عدد (کل وزن 6.50 ولہ 22 کیرٹ) زیور نقرئی: پازیب 20 تولہ، حق مہر 30525 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران خان   الامۃ: کوثر بیگم   گواہ: احسان احمد

مسل نمبر 10783: میں مطالب خان ولد مکرم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 رستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت خان   العبد: مطالب خان   گواہ: دلاور الرحمٰن خان

مسل نمبر 10784: میں لقمان خان ولد مکرم سعید خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 20 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود آباد جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فروز احمد   العبد: لقمان خان   گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10785: میں غلام آزاد خان ولد مکرم جلال الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالفضل کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 رستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سلیمان   العبد: غلام آزاد خان   گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10786: میں احسان احمد خان ولد مکرم رحمٰن خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت عمر 45 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ واقع حلقہ دارالسلام (کیرنگ) رقبہ 25 ڈسمل مع مکان، کھیتی زمین 50 گنٹھ۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت خان   العبد: احسان احمد خان   گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10787: میں شیخ احسان احمد ولد مکرم شیخ چاند صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام حلقہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر   العبد: شیخ احسان احمد   گواہ: شیخ فرحان

مسل نمبر 10788: میں سلطانہ الیاس زوجہ مکرم شرافت احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 1 عدد، کان کی بالیاں 2 جوڑی، انگوٹھی 1 عدد، ناک کی لونگ 2 عدد (کل وزن 2 تولہ 22 کیرٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی، کمرپٹی 1 عدد (کل وزن 10 تولہ) حق مہر مبلغ 45550 روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر   الامۃ: سلطانہ الیاس   گواہ: شرافت احمد خان

مسل نمبر 10789: میں دلاور رحمٰن خان ولد مکرم سیف الرحمٰن صاحب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالبرکات جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 رستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سمیر خان   العبد: دلاور رحمٰن خان   گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 10790: میں ریشمہ بیگم زوجہ مکرم محی الدین احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالرکات جماعت کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 رستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 2 عدد، کنگن 1 جوڑی، کان کی بالیاں 2 جوڑی، انگوٹھیاں 2 عدد، نتھی اور ناک کے لونگ (کل وزن 5 تولہ 22 کیرٹ) زیور نقرئی: پازیب 1 جوڑی 4 تولہ، حق مہر 55000 روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محی الدین احمد خان   الامۃ: ریشمہ بیگم   گواہ: شہادت خان

......☆......☆......☆......

اعلان ولادت

مکرم راجہ عرفان احمد خان صاحب ولد مکرم راجہ نثار احمد خان صاحب آف یاریپورہ کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا ''زرناب'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ کی صحت وسلامتی، نیک اور صالح بننے کیلئے قارئین در سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد، انسپکٹر بدر)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP

Prop. : Minzarul Hassan

Contact No. 6239691816, 8116091155

Delhi Bazar, Qadian - 143516

Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT

SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT

عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

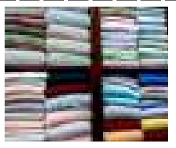

Gentelman Tailors

Civil Line Road, Near Four Story

Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB

Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 24 - Nov - 2022 Issue. 47

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواص ومناقب بارگاہ ربّ العزت سے مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رنومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و زندگی کے واقعات بیان ہورہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت ابوبکرؓ کا جو مرتبہ تھا اس بارے میں پہلے بھی بیان ہو چکا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپؓ کو اپنا جانشین نامزد کرنا چاہتے تھے بلکہ یہ اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کو ہی آپؐ کے بعد خلیفہ اور جانشین بنائے گا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا کہ اپنے والد ابوبکرؓ کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی اور یہ نہ کہے کہ میں زیادہ حقدار ہوں لیکن اللہ اور مومن سوائے ابوبکرؓ کے کسی اور کا انکار کریں گے۔

حضور انور نے واقعہ افک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ میں ایک مختصر حصہ یہ ہے کہ جس سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر ایسا الزام لگایا گیا کہ گویا پہاڑ ٹوٹ پڑا لیکن ان کے والدین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اُن کا احترام بیٹی کے پیار سے کہیں بڑھا ہوا تھا۔ اپنی بیٹی کو اسی حالت میں رہنے دیا جس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس بارے میں بیان فرمایا کہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں اور اُن کے سرداروں کیلئے فائدہ مند ہوسکتا تھا۔ حضرت عائشہؓ پر الزام لگا کر رسول کریمصلی اللہ علیہ وسلماور حضرت ابوبکرؓ سے دشمنی نکالی جاسکتی تھی کیونکہ حضرت عائشہؓ ایک کی بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی۔ یہ دو وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے بعض لوگوں کیلئے فائدہ مند ہوسکتی تھی۔ حضرت عائشہؓ کی بدنامی سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ یہ خیال ہوسکتا تھا کہ حضرت عائشہؓ کی سوتوں نے حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں گرانے اور اپنا مقام بنانے کیلئے کوئی حصہ لیا ہو لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ ایک بیوی کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے اس بارے میں پوچھا تو اُس نے کہا کہ میں نے تو سوائے خیر کے عائشہؓ میں کچھ چیز نہیں دیکھی۔

حدیث میں صریح طور پر آتا ہے کہ صحابہؓ باتیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا کوئی مقام ہے تو وہ ابوبکرؓ کا ہی مقام ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے جب دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی بادشاہت کے امکان جاتے رہے تو وہ کچھ اور تو کر نہیں سکتا تھا لہٰذا اس کی خواہش تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوں اور مَیں مدینہ کا بادشاہ بنوں۔ اس لیے اُس نے اپنی غرض کو پورا کرنے کے لیے حضرت عائشہؓ پر الزام لگا دیا تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے نفرت پیدا ہو اور حضرت ابوبکرؓ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی نگاہ میں جو اعزاز ہے وہ کم ہوجائے اور ان کے آئندہ خلیفہ بننے کا امکان نہ رہے۔ چنانچہ اسی اَمر کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ۔ یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ یعنی فرمایا کہ یہ الزام تمہاری بہتری اور ترقی کا موجب ہوجائے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ سورہ نور کے شروع سے لے کر اس کے آخر تک کس طرح ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر لگنے والے الزام کے معاً بعد ہی خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت بادشاہت نہیں ہے وہ تو نُورِ الٰہی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ضائع ہونا تو نُورِ نبوت اور نُورِ الوہیت کا ضائع ہونا ہے۔ پس وہ اس نور کو ضرور قائم کرے گا اور نبوت کے بعد بادشاہت ہرگز قائم نہیں ہونے دے گا اور جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا بلکہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ مسلمانوں سے ایک نہیں بلکہ متعدد لوگوں کو خلافت پر قائم کر کے نُور کے زمانے کو لمبا کردے گا۔ بہرحال اس واقعہ سے اور پھر بعد میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ثابت ہوگیا کہ نبوت کے فوراً بعد خلافت کا جو سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جاری رہنا تھا وہ جاری رہا اور پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے وہ نظام پھر قائم ہوا۔

حضرت ابوبکرؓ کے انکسار اور تواضع کے بارے میں حضرت سعید بن مسیّبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص ابوبکرؓ سے جھگڑ پڑا اور آپؓ کو تین مرتبہ تکلیف پہنچائی لیکن آپؓ خاموش رہے اور تیسری مرتبہ کے بعد آپؓ نے بدلہ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اُترا جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تیری نسبت بیان کر رہا تھا۔ جب تُو نے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا اور میں اس مجلس میں نہیں بیٹھنے والا جس میں شیطان پڑ گیا ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب برحق ہیں۔ کسی بندے پر کسی چیز کے ذریعہ ظلم کیا جائے اور وہ محض اللہ عزّ وجل کی خاطر اُس سے چشم پوشی کرے تو اللہ اُسے اپنی نصرت کے ذریعے سے معزز بنا دیتا ہے۔ پھر وہ شخص جو کسی عطیہ کا دروازہ کھولے جس کے ذریعہ اُس کا ارادہ صلہ رحمی کرنے کا ہو تو اللہ اُس کے ذریعے اُسے مال کی کثرت میں بڑھا دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو سوال کا دروازہ کھولے جس کے ذریعے اُس کا ارادہ مال کی کثرت کا ہو تو اللہ اُسے اُس کے ذریعے قلت اور کمی میں بڑھا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ معرفت تامہ رکھنے والے، عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت ہی عفو اور درگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے۔ آپؓ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آپؓ کی رُوح خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح سے پیوست تھی۔ آپؓ فہم قرآن اور سیّد الرسلؐ، فخر بنی نوع انسان کی محبت میں تمام لوگوں سے ممتاز تھے۔ آپؓ سچے یگانہ خدا کے رنگ میں رنگین تھے۔ صدق آپؓ کا راسخ ملکہ اور طبعی خاصہ تھا اور اسی صدق کے آثار و انوار آپؓ کے ہر قول و فعل میں ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے خواص و مناقب بارگاہ ربّ العزت سے مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔

حضرت علی بن ابو طالبؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہر نبی کو سات نجیب ساتھی دیے گئے اور مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا کہ وہ کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے دونوں بیٹے یعنی حضرت علیؓ اور اُن کے دونوں بیٹے اور حضرت جعفرؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت بلالؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت عمارؓ، حضرت، مقدادؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبوک سے واپسی کے بعد علم ہوا کہ مشرکین دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کرتے ہیں اور شرکیہ الفاظ ادا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں تو آپؐ نے اُس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا۔ آپؐ نے 9 رہجری میں حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحج بنا کر مکہ روانہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ تین سو ساتھیوں کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے بیس جانور بھی آپؓ کے ساتھ روانہ فرمائے جن کے گلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے قربانی کی علامت کے طور پر گانیاں پہنائیں اور نشان لگائے جبکہ حضرت ابوبکرؓ خود اپنے ساتھ پانچ قربانی کے جانور لے کر گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ نے سورہ توبہ کی ابتدائی آیات کا اس حج کے موقع پر اعلان کیا تھا جس کی تفصیل حضرت علیؓ کے ذکر میں پہلے بیان کی جاچکی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا ذکر انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگا۔

خطبے کے آخر میں حضور انور نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا، ان میں ایک جنازہ حاضر تھا جبکہ دو جنازہ غائب تھے۔

حاضر جنازہ مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ رقیم پریس یوکے کا تھا۔ اسکے ساتھ جنازہ غائب مکرمہ رقیہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم آف سپین اور محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کا تھا۔ حضور انور نے تمام مرحومین کا ذکر خیر فرمایا، ان کی دینی خدمات کا ذکر فرمایا اور انکی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad